REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

REGD. NO. P/GDP. 3

وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

جلد ۲۹

شمارہ ۱

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور

نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرحِ چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالکِ غیر بذریعہ بحری ڈاک } ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۱۴ صفر ۱۴۰۰ ہجری | ۳ صلح ۱۳۵۹ ہش | ۳ جنوری ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۲ فتح (دسمبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم نواب منصور احمد خان صاحب کی زبانی مورخہ ۳۰/۱۲/۷۹ کی اطلاع مظہر ہے کہ جلسہ سالانہ کی مصروفیات کے بعد حضور کی طبیعت پر تھکان کا اثر ہے۔ تاہم عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۳۱ فتح (دسمبر)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی قادیان مع اہل و عیال و جملہ درویشانِ قادیان بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — مورخہ ۳۱ دسمبر کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے داماد محترم نوابزادہ منصور احمد خان صاحب امام مسجد فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے بعد قادیان تشریف لے آئے ہیں۔

اجتماعاتِ عیدالاضحیہ جماعتہائے احمدیہ انگلستان

رپورٹ مرسلہ از مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لنڈن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے عیدالاضحیٰ مورخہ ۳۱ اکتوبر کو مختلف علاقوں میں بڑے اہتمام سے منائی۔ چونکہ انگلستان میں کافی عرصہ پہلے سے ہال وغیرہ کی بکنگ کروانی پڑتی ہے۔ اس لئے پندرہ بیس روز پہلے ہی فیصلہ کر کے مختلف جماعتوں کو یہ اطلاع کر دی گئی تھی کہ عید کب ہوگی۔ نمازِ عید باجماعت ادا کئے جانے کے بعد خطباتِ عید میں حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسماعیلؑ۔ اور حضرت ہاجرہؑ کی عظیم قربانی کی یاد تازہ کرائی گئی۔ اور دعاؤں کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ مسجد فضل لنڈن کے علاوہ ایک ملحقہ چھوٹے ہال بڑے ہال اور ایک بڑے شامیانہ کے باوجود چونکہ جگہ ناکافی ہوتی ہے اس لئے مختلف جماعتوں سے کہہ دیا جاتا ہے کہ وہ عید کا انتظام اپنے ہاں کریں۔ جن مختلف جماعتوں میں نمازِ عید ادا کی گئی اُن میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:-

لنڈن

مسجد فضل لنڈن میں نمازِ عید کے لئے چونکہ دوست کثرت سے تشریف لاتے ہیں اس لئے محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل لندن نے خاکسار کی زیرِ نگرانی ایک کمیٹی جملہ انتظامات کے سلسلہ میں مقرر فرما دی تھی۔ چنانچہ مسجد۔ چھوٹے ہال۔ اور محمود ہال کی صفائی و تیاری کے علاوہ مشن کے وسیع احاطہ میں ایک بڑا شامیانہ ۴۰×۸۵ کرایہ پر حاصل کر کے لگوا دیا گیا تھا۔ جس کی حفاظت کے لئے رات بھر خدام پہرہ دیتے رہے۔ رات بھر اور اس سے دو روز قبل شدید بارش ہوتی رہی سبھی دعائیں کرتے رہے کہ عید کے روز موسم اچھا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور عید کے روز موسم نہایت اچھا رہا —!!

محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے نمازِ عید پڑھانے کے بعد خطبۂ عید خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر سے شروع کیا کہ موسم کل تک بہت خراب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سُنا اور آج موسم نہایت اچھا رہا۔ اس طرح احباب کو کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اسی طرح آپ نے اس بات پر بھی خوشنودی کا اظہار کیا کہ مستورات نے بھی پردہ کا خیال رکھتے ہوئے، اُن کے لئے جو راستہ مقرر کیا گیا تھا اسی کو اختیار کیا۔ لہٰذا آپ نے نہایت دلکش انداز میں حضرت ابراہیم حضرت اسماعیل اور حضرت ہاجرہ علیہم السلام نے جو عظیم الشان اور فقید المثال قربانی خدا تعالیٰ کی راہ میں دی اس کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ قریباً چار ہزار برس گزرے حضرت ابراہیمؑ نے ایک عظیم قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی تھی۔ اتنا لمبا زمانہ گزرنے کے باوجود آج بھی وہ ایک زندہ حقیقت ہے۔ اور اس کی یاد منائی جاتی ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کو بڑھاپے کی عمر میں حضرت اسماعیلؑ عطا ہوئے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے اشارہ پاکر انہیں اور اُن کی والدہ کو ایک وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ آئے جہاں نہ سبزہ تھا نہ پانی اور نہ ہی کوئی آبادی۔ یہ خدا تعالیٰ پر کمال درجہ کا توکل تھا۔ وہ بالکل سنسان اور ویران علاقہ تھا۔ لیکن چونکہ یہ عمل خدا کی راہ میں اور اس کی مرضی سے کیا گیا تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اُس وادی کو بھی عظیم الشان بنا دیا۔ اور حضرت ابراہیمؑ کی اس عظیم قربانی کی یاد کو بھی ہمیشہ کے لئے تابندہ کر دیا۔ اسی قربانی کی یاد میں یہ عید منائی جاتی ہے۔ اور ہزاروں قربانیاں کی جاتی ہیں۔ اسلام یہ نمونہ قربانی کا بتلا کر ہر ایک مومن سے ایسی قربانی چاہتا ہے جو عظیم بھی ہو اور خلوص پر مبنی بھی۔ اس عظیم قربانی کی یاد میں ہر احمدی کو یہ چاہیئے کہ علاوہ جانوروں کی قربانیوں کے وہ کوئی ایسی قربانی بھی کرے جو خاص شان رکھتی ہو۔ اور اس کے تقویٰ و طہارت کا عملی ثبوت ہو۔ تا اس کو ان برکات سے حصہ ملے جو قربانی کے عوض میں حضرت ابراہیمؑ کی نسل کو ملیں۔

خطبہ کے آخر میں آپ نے جماعت کے افراد کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ قربانیاں دیتے رہنے کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہیئے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ خدا تعالیٰ کے گھر بنانے اور جماعت کے مراکز قائم کرنے کا جو پروگرام ہے اس میں نہ صرف ہمارے مرد اور عورتیں شامل ہوں بلکہ ہمارے جوان اور بچے بھی شامل ہوں۔ میں دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ دس سال تک کی عمر کے بچے کم از کم پانچ پاؤنڈ۔ دس سال سے بیس سال کی عمر کے بچے کم از کم دس پاؤنڈ۔ ایسی خواتین جو کماتی نہیں وہ کم از کم پندرہ پاؤنڈ۔ اور وہ خواتین جو کام کرتی ہیں کم از کم اپنی دو ہفتے کی آمد اس فنڈ میں دیں۔ آپ نے فرمایا کہ مردوں کے لئے کوئی شرح مقرر نہیں۔ انہیں خود سوچ سمجھ کر اپنی حیثیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ رقم اس فنڈ میں دے کر ثوابِ دارین حاصل کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں آپ نے سب کمیٹیوں کا بھی اعلان فرمایا۔ جن کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ جلد از جلد تمام دوستوں سے وعدہ جات حاصل کریں۔

اسی طرح تمام ایسی جماعتوں کو جو اپنے ہاں عید کا علیحدہ انتظام کر رہی تھیں رات ہی بذریعہ ٹیلیفون اس اسکیم سے آگاہ کر دیا گیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے بھی خطباتِ عید میں اس اسکیم کا اعلان کیا۔ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ دوست بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ خصوصاً بچوں اور مستورات نے تو فوراً ادائیگی بھی شروع کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ آمین

پیغام از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

عید کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ تار مندرجہ ذیل دعائیہ پیغام موصول ہوا تھا جو محترم شیخ صاحب نے پڑھ کر سُنایا:-

"EID MUBARAK.
MAY ALLAH BLESS
ALL AHMADIES. SERVE

(باقی دیکھئے صفحہ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۳؍صلح ۱۳۵۹ ہش!

جماعتی تعمیر و ترقی کے دو کلیدی محرکات

☆ــــ مقصد و نصب العین کا تعین اور اس کی اہمیت کا احساس۔
☆ــــ حصولِ مقصد کی راہ میں آہنی عزم اور بے پناہ قوتِ ارادی۔
☆ــــ مسلسل جد و جہد اور کبھی فرو نہ ہونے والا جذبۂ ایثار و قربانی۔
☆ــــ جماعتی صفوں میں پایا جانے والا مکمل اتحاد اور نظم و ضبط۔

ـــــ اور ـــــ

☆ــــ مصائب و آلام کے کٹھن سے کٹھن ادوار میں بھی اپنے خداداد صبر و استقامت کا بے مثال مظاہرہ۔

وہ اہم اور بنیادی تقاضے ہیں جو کسی بھی رُوحانی تحریک کی سرگرمیوں کو اُبھار کر اُسے کامیابی و کامرانی کی منزلوں سے ہمکنار کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں ـــ لیکن ان کے ساتھ ہی مشاہدہ اور کتب تواریخ کا مطالعہ ہمیں بتاتا ہے کہ ان تمام تقاضوں کے پسِ پشت بُنیادی اور کلیدی نوعیت کے دو انتہائی اہم محرکات ایسے بھی ہوتے ہیں جو انہیں قوت و روشنی ودیعت کرتے ہیں۔ اور وہ ہیں:۔

☆ــــ افرادِ جماعت کے ذہنوں میں ہمہ وقت جاگزیں اپنی عظیم ذمّہ داریوں کو پورا کرتے چلے جانے کا صحیح احساس ـــــ اور

★ــــ آسمانی پیش خبریوں کی روشنی میں اس عظیم مقصد و نصب العین میں حصولِ کامیابی کا غیر متزلزل یقین ـــ!!

بلاشک افرادِ جماعت کے ذہنوں میں موجود اپنے ہمہ گیر فرائض اور ذمّہ داریوں کی تکمیل کا صحیح احساس اور اپنی کامیابی و کامرانی کا غیر متزلزل یقین و پختہ اعتقاد ہی وُہ بنیادی محرکات ہیں جو ہمارے عزم و قوتِ ارادی میں آہنی پختگی عطا کرتے ہیں۔ ہمارے جذبۂ ایثار و قربانی اور مشترکہ جد و جہد کو تابندہ و بارآور بناتے ہیں۔ اور انتہائی نامساعد حالات میں بھی ہماری صفوں میں اس روح اتحاد اور نظم و ضبط کو برقرار رکھنے میں مُمد و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ جو بحیثیتِ مجموعی کسی بھی مذہبی تحریک کی تعمیر و ترقی اور اُس کی نشو و نما کے لئے ضروری و لابدی ہیں۔

بہت دُور جانے کی ضرورت نہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ہمارے لئے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات و واقعات کا سرسری مطالعہ ہی اس ناقابلِ تردید اور مسلّم حقیقت کے بے شمار روشن ثبوت فراہم کرنے کے لئے کافی ہے کہ ریگستانِ عرب کے وہ شُتربان جو علم و رُوحانیت، تہذیب و تمدن اور دُنیاوی اثر و نفوذ کی معمولی قدروں سے بھی یکسر ناآشنا تھے ظہورِ اسلام کے معًا بعد ان میں ایک ایسی خارقِ عادت تبدیلی رُونما ہوئی جس کے نتیجہ میں وہ جزیرہ نمائے عرب کی گمنامیوں اور تاریکیوں سے اُٹھے اور انتہائی مختصر و قلیل ترین عرصہ میں توحید و رسالت۔ علم و روحانیت۔ اتحاد و نظم و ضبط۔ اسلامی عدل و مساوات اور قابلِ رشک ایثار و قُربانی کی شمعیں فروزاں کرتے ہوئے مراکش سے لے کر چین تک۔ اور کانگو سے لے کر ترکستان تک کے ایک وسیع خطۂ ارض پر چھا گئے ـــ دیکھنے والی چیز یہ ہے کہ آخر وہ کونسی قوت تھی جس نے دُنیا بھر کی پسماندہ اور پچھڑی ہوئی اس قوم کو آنِ واحد میں تمام مہذب و متمدّن اقوام کے سرِ فہرست لا کھڑا کیا۔ اور وُہ کون سا بے کراں جذبہ تھا جس نے بے سر و سامانی اور ضُعف و ناتوانی کے انتہائی ناگفتہ بہ حالات میں بھی ان کو وُہ بھرپور قوتِ ایمانی عطا کی کہ پھر کبھی اُن کے پایۂ ثبات میں لغزش نہیں آسکی۔ بلاشک اس کے پیچھے خدائے قادر و توانا کی ذات پر کامل توکّل، اپنے مقصد و نصب العین میں حصُولِ کامیابی کا غیر متزلزل یقین و اعتقاد اور نئے حالات میں خود پر عائد ہونے والی عظیم اور اہم ذمہ داریوں کا بخوبی احساس ہی وہ بُنیادی محرکات تھے جس نے ایک نیم مُردہ قوم میں زندگی کی وُہ رُوح پھونک دی کہ آگے چل کر یہی قوم دُنیا بھر کی مسیحا و نجات دہندہ کہلائی۔ اور

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَ رَضُوْا عَنْہُ

کے گراں قدر خطاب سے سرفراز کی گئی۔

آج جماعتِ احمدیہ اپنے انہی اسلاف کے نقشِ قدم اور عظیم مقاصد کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اکنافِ عالم میں سرگرمِ عمل ہے۔ احمدیّت کی نوّے سالہ تاریخ اُن ہی حالات و واقعات کو ہمارے سامنے دُہرا رہی ہے۔ جن سے قرنِ اُولیٰ میں ہمارے اسلاف کو دوچار ہونا پڑا۔

لاریب ہم پر مظلومیت و بے چارگی کے انتہائی صبر آزما دور بھی آئے۔ ہمیں مخالفت کے بھرے ہوئے ہمہ گیر طوفانوں اور مصائب و آلام کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ بین الاقوامی سطح پر ہم نے نہ صرف علماء و شیوخ کے فتاویٰ تکفیر کی صدہا یورشیں برداشت کیں بلکہ بڑی بڑی حکومتوں اور برسرِ اقتدار سیاسی جماعتوں کی طرف سے ہمارے وجود کو ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کے لئے انتہائی گھناؤنے اور خطرناک منصُوبے بھی ہوئے ـــــ مگر ـــــ تاریخ شاہد ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے مٹھی بھر اور بے مایہ افراد نے ابتلاء و آزمائش سے پُر ان تمام دُشوار گزار مراحل کا انتہائی ہمت و پامردی اور خندہ پیشانی کے ساتھ مقابلہ کیا ـــــ یوں حوادثِ زمانہ کے طوفانی تھپیڑوں میں اللہ تعالیٰ کے اپنے ہاتھوں سے لگایا ہوا یہ پودا روز افزوں پروان چڑھا۔ تا آنکہ آج ہم خدا تعالیٰ کی اس ازلی سنّت اور ابدی قانون کو پوری آب و تاب کے ساتھ پُورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ:۔

اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ

بفضلہٖ تعالیٰ احمدیت کا وُہ پودا آج ایک ایسے تناور اور سایہ دار شجر کی حیثیت اختیار کر چکا ہے جس کی جڑیں زمین کی گہرائیوں میں پیوست ہیں اور شاخیں تمام اکنافِ عالم میں سایہ فگن۔

مگر ـــــ یاد رہے کہ ہماری یہ کامیابیاں ہماری معراج نہیں۔ اور ہم کسی بھی صُورت میں اپنے پیشِ نگاہ بلند ترین مقاصد کے مقابلہ میں موجودہ ملنے والی کامرانیوں پر قانع نہیں ہو سکتے۔ ابھی تو ہمیں نہ معلوم مزید کتنے خطرناک طوفانوں میں سے گزرتے ہوئے اِسلام کے پُر امن اور زندگی بخش پیغام کو زمین کے چپّے چپّے تک پہنچانا ہے۔ تمام اکنافِ عالم میں ہمیں خدائے قادر و توانا کی توحید اور اُس کے محبُوب کامل سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے جھنڈے گاڑنے ہیں۔ اور وہ کروڑہا بے چین و تشنہ لب رُوحیں جو صدیوں سے اپنے خالقِ حقیقی سے بے گانہ وحشی ہو جانے کے باعث گُناہ آلود تاریکیوں میں سرگرداں ہیں، انہیں حقیقی سکونِ قلب سے ہمکنار کرنا ہے ـــــ پس آنے والا دَور ہمارے لئے اپنے جلو میں جہاں کامیابیوں اور ظفرمندیوں کے مژدے لا رہا ہے وہاں ہم پر کہیں زیادہ عظیم اور اہم ذمّہ داریاں بھی عاید ہو رہی ہیں۔ جن کو پُورا کرنے کے لئے ہمیں اپنے آپ کو ابھی سے تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ تیاری اسی صُورت میں ممکن ہو سکتی ہے جب ہم اپنے آپ کو توکّل کے اعلیٰ ترین معیار پر فائز کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے پے در پے ملنے والی آسمانی بشارتوں کے اپنے مقررہ وقت پر بہر صورت پُورا ہونے کا غیر متزلزل یقین اور اعتقاد اپنے ذہنوں میں جاگزیں کریں۔

یہی وہ بُنیادی اور کلیدی محرکات ہیں جو ہماری جماعتی کامیابی کے ضامن ہیں اور جن کی جانب ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین ایدہ اللہ الودود نے ہندوستان کے احمدی احباب کو جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ارسال فرمودہ اپنے انتہائی بصیرت افروز اور اُمید افزا پیغام میں بایں الفاظ متوجہ فرمایا ہے کہ:۔

”مَیں جماعت کو کئی بار بتا چُکا ہوں کہ ہماری جماعتی زندگی کی دُوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔ اب اس صدی کے آغاز میں دس برس کا عرصہ باقی ہے۔ اور ان دس سالوں کی اہمیت یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو، اپنی اولادوں کو اور جماعت میں نئے شامل ہونے والے بھائیوں کو اس بات کا اہل بنانا ہے کہ ہم غلبۂ اسلام کی صَدی کا شایانِ شان استقبال کر سکیں“

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب امام ہمام ایدہ اللہ الودُود کے اس بصیرت افروز ارشادِ گرامی پر اس رنگ میں عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرماتے کہ ہم غلبۂ اسلام کی آنے والی صدی کے عظیم تقاضوں کو بطریقِ احسن پُورا کرنے کی توفیق پاسکیں۔ آمین ؀

خورشید احمد انور

خطبہ جمعہ

ہم ایک سیکنڈ کیلئے بھی اللہ تعالیٰ کے نہایت مقدس و مطہر گھر "بیت اللہ" کی بے حرمتی برداشت نہیں کر سکتے

پچھلے چند روز ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں اور گریہ وزاری میں گزارے اور اس کی رحمت کے طالب رہے

خدا اور اس کے رسولؐ کے لئے اپنی زندگیاں گذارو، بیت اللہ کی عظمت کو یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ہر قسم کے انعامات حاصل کرو!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۳ نبوت ۱۳۵۸ ہش بمطابق ۲۳ نومبر ۱۹۷۹ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

آپ سب جانتے ہیں کہ گزشتہ چند روز میرے لئے بھی اور آپ کے لئے بھی انتہائی پریشانی اور کرب میں گزرے۔

ایک اَن ہونا واقعہ ہوگیا۔ فسادی مسجد حرام میں داخل ہوئے اور فساد کے حالات انہوں نے پیدا کئے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے۔ کہ حکومتِ وقت نے حالات پر قابو پالیا ہے۔ الحمد للہ۔

مگر یہ واقعہ کوئی معمولی واقعہ نہیں۔ اور بیت اللہ خانہ کعبہ یا مسجد حرام کا تعلق صرف مناسکِ حج کے ساتھ نہیں ہے کہ عمر میں ایک بار ایک ایسا مسلمان

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران آیت ۹۸)

جو آسانی سے وہاں پہنچ سکتا ہو وہاں پہنچ کر حج کے مناسک بجالائے۔ اور وہ لوگ جو اس زمرے میں نہیں آتے کہ

مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا

وہ اپنی اپنی نیت کے مطابق اپنے رب سے اپنی نیتوں کا اجر پاتے ہیں۔ اور اپنے کرب کا اور اس دکھ کا کہ وہ نہیں جا سکے حج کے لئے۔ زادِ راہ نہیں تھی، راستے کھلے نہیں تھے وغیرہ وغیرہ بہت ساری باتیں بیان ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی بے چینی کو دیکھ کر ان کی عظیم خواہش کو دیکھ کر جو پوری نہیں ہو رہی، ہم امید رکھتے ہیں کہ ان کو بھی اجر دیتا ہے۔ کیونکہ پیار کرنا اس کا کام ہے، بندہ کا کام تو حقیر سے نذرانے اس کے حضور پیش کر دینا ہے، اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں کر سکتا۔

ہم عاجز بندے اور کر بھی کیا سکتے تھے۔ سوائے اس کے کہ عاجزی کے ساتھ پچھلے چند دن ہم نے خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں میں گزارے اور اس سے اس کی رحمت کے طالب ہوئے اور اس سے ہمیشہ کے لئے ایسے حالات پیدا ہو جانے کے طالب ہوئے کہ کسی فسادی کو کبھی آئندہ اس قسم کی جرأت کرنے کا حوصلہ نہ ہو۔

میں نے بتایا ہے کہ مسجد حرام یا بیت اللہ جو ہے اس کا تعلق صرف مناسکِ حج کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اس کا تعلق

محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عظیم بعثت

کے ساتھ ہے اور اس کا تعلق بنی نوع انسان کے لئے عظیم رحمتوں کے پیدا کر دینے کے ساتھ ہے۔

خانہ کعبہ میں بسنے والی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد کو قریباً اڑھائی ہزار سال تربیت دی گئی اور بتدریج ان کی قوتوں اور استعدادوں کو اس رفعت تک پہنچایا گیا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو ان میں وہ لوگ پیدا ہوئے اور جوں جوں وہ لوگ اسلام میں داخل ہوئے انہوں نے ان ذمہ داریوں کو اس عظیم بوجھ کو (جو بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے اور اللہ تعالیٰ کے قدموں میں انہیں جمع کر دینے کے لئے تھا) اٹھانے کی جو طاقت دی گئی تھی۔ اس کا شاندار مظاہرہ کیا۔ اور خدا کی راہ میں وہ قربانیاں دیں، اللہ تعالیٰ پر اس قسم کا توکل انہوں نے کیا۔ کہ انسانی آنکھ ورطۂ حیرت میں پڑ گئی کہ یہ کس قسم کی قوم اور کیسے لوگ ہیں۔ ایک وقت تک ان میں سے بہتوں نے مخالفت کی۔ اور چونکہ قوتیں اور استعدادیں انتہا تک پہنچ چکی تھیں اپنی نشو و نما میں، انہوں نے مخالفت میں بھی اپنی کوششوں کو انتہا تک پہنچایا تاکہ دنیا اس سے یہ سبق لے کہ جب خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والوں نے قربانیاں دیں اس کے اچھے نتائج نکلے۔ بنی نوع انسان کے لئے۔ تو وہ ان کی قوتوں اور استعدادوں اور

قربانیوں کے نتائج

نہیں تھے۔ بلکہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تھی کہ اس نے ان قربانیوں کو قبول کیا۔ اور اپنے منصوبہ کے مطابق جو تدبیر وہ جاری کرنا چاہتا تھا۔ اس کو جاری کرنے کے لئے اچھے نتائج نکال دیئے۔ کیونکہ وہی قوت اور استعداد اور وہی طاقت جب اسلام کے خلاف استعمال ہوئی تو ناکام ہوئی۔ وہی قوت اور استعداد جب اسلام کے حق میں استعمال ہوئی تو کامیاب ہوئی۔ اس سے عقل یہ نتیجہ نکالتی ہے کہ وہ ان کی قوت اور استعداد کا نتیجہ نہیں۔ اگر یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی استعداد کا نتیجہ ان کی اپنی ہی طاقتوں کا نتیجہ تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کا نتیجہ نہ تھا، وہ جو تاریخ نے دیکھا ان کے دورِ خلافت میں، اگر یہ ان کی طاقتوں کا نتیجہ تھا تو جب وہ مخالفت کو انتہا تک پہنچا رہے تھے اور دشمنی ان کی حدود کو پھلانگ رہی تھی اسلام کے خلاف، اس وقت ان کی صلاحیتیں اور طاقتیں کیوں بے نتیجہ رہیں۔ ناکام ہوئیں۔ طاقت تو وہی تھی، عمرؓ تو وہی تھے، اپنی ساری طاقتوں اور استعدادوں کے ساتھ، مگر پہلی کوشش ناکام ہوئی جو اسلام کے خلاف تھی۔ اسی عمرؓ کی وہ قوتیں اور استعدادیں جب اسلام کے حق میں استعمال ہوئیں تو کامیاب ہوئیں اور

بڑی شان کے ساتھ

کامیاب ہوئیں۔ ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ کہ جب حضرت عمرؓ کی کوششیں شان کے ساتھ کامیاب ہوئیں تو یہ شان خدا تعالیٰ کی رحمت تھی، حضرت عمرؓ کی قوتوں اور استعدادوں کی نہیں تھی۔

اڑھائی ہزار سال تک ایک قسم کا وقف تھا بنی اسمٰعیل میں جو جاری تھا۔ کچھ غلط خیال بھی ان میں پیدا ہوئے۔ لیکن بتدریج وہ طاقتیں ترقی کرتی چلی گئیں جب ابتداء ہوئی اس وقف کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں اور بعد میں آنے والے انبیاء کے زمانہ میں۔ تو ان کو مخاطب کر کے یہ نہیں کہا گیا تھا

اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ (التوبۃ آیت ۱۹)

لیکن انہی کی نسلیں

فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ (مریم: ۶۰)

کے مطابق۔ اور اس میں خدا تعالےٰ نے ایک حقیقت بیان کی ہے۔ بعد میں آنے والی نسلوں کی۔ ان کو مخاطب کر کے قرآن کریم مذکورہ الفاظ میں اُن سے مخاطب ہوا۔

خانہ کعبہ کے ساتھ تعلق رکھنے والی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں جو عظیم تحریک بنی نوع انسان کے دلوں کو

خُدائے واحد یگانہ کے لئے

جیتنے کی جاری ہوئی اس کے مختلف پہلو جو تھے، ان کا تعلق مسجد حرام اور اس بیت اللہ کے ساتھ ہے۔ اس پر میں نے بہت سے خطبے ایک وقت میں دیئے تھے اور تئیس مقاصد تعمیر بیت اللہ اس میں مَیں نے بیان کئے وہ رسالے کی شکل میں اکٹھے چھپ چکے ہیں۔ بعض نے پڑھے ہوں گے۔ یاد رکھے ہوں گے۔ بعض نے پڑھے ہوں گے بھول گئے ہوں گے۔ بعض نے پڑھے ہی نہیں ہوں گے۔ پھر اس کو تازہ کریں اپنے ذہنوں میں۔ سارا منصوبہ اسلام کی ترقی کا اس مرکزی نقطے کے گرد گھومتا ہے ــــ مسجد حرام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت مکہ میں ــــ ان دونوں کو اکٹھا کر کے وہ مرکزی نقطہ بنتا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور اس بعثت کے مقاصد کی کامیابی کے لئے اللہ تعالےٰ کا ایک انتظام جو ہزاروں سال سے خدا تعالےٰ نے اس کو جاری کیا ہوا تھا۔

اس منصوبہ کی بنیاد اس پر ہے

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ

(آل عمران آیت ۹۷)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کا سامان پیدا کیا جائے۔ وُضِعَ لِلنَّاسِ

مَیں نے تفصیل سے ان خطبات میں بیان کیا تھا کہ بنی نوع انسان کی بھلائی کی کوئی کوشش جو بیت اللہ سے تعلق رکھنے والی ہو یا کسی اور سلسلہ نبوت سے تعلق رکھنے والی ہو، بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے تاریخ انسانی میں ہمیں نظر ہی نہیں آتی۔ اسی سے مَیں نے نتیجہ یہ نکالا کہ یہ سب جو کچھ ہو رہا تھا وہ خدا کے محبوب ہمارے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لئے ہو رہا تھا۔

اور جو ایک خوشخبری کا پیغام نوع انسانی کو دیا گیا تھا وہ

مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (آل عمران آیت ۹۸)

ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو اس چار دیواری کے اندر داخل ہو وہ امن میں آگیا وہ بھی ہے۔ لیکن صرف وہ نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس کی زندگی اس تعلیم کے احاطہ کے اندر آگئی شیطانی وساوس سے محفوظ ہو گئی جس تعلیم کا تعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور بیت اللہ سے ہے، وہ امن میں آگیا۔

اب دنیا نے بین الاقوامی یعنی ساری دنیا کے لئے امن کی کوشش تو ابھی ماضی قریب میں شروع کی اور ناکام ہوتے چلے گئے۔

بین الاقوامی مجالس

بہت سی بنائیں۔ لیکن نہ جھگڑوں کو دُور کر سکے نہ لڑائیوں کو مٹا سکے۔ نہ سکونِ قلب جو امن کے نتیجہ میں پیدا ہونا ہے، پیدا کر سکے۔ اس لئے کہ دنیوی کوششیں جب اللہ تعالےٰ کے قانون اور اس کے منصوبے اور اس کی تعلیم اور ہدایت پر مبنی نہ ہوں وہ کامیاب نہیں ہُوا کرتیں۔ اس منصوبہ اس ہدایت کا تعلق بیت اللہ سے ہے اس کا تعلق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ جن کے لئے یہ سارا کچھ کیا گیا تھا۔

بیت اللہ کے مقام پر

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی ڈالی۔ قرآن کریم نے ہمیں بتایا کہ مسجد حرام یا بیت اللہ جسے ہم کہتے ہیں اس کی عظمت، اس کی شان

کیا ہے۔ اور اس عظیم شان والی مسجد بیت الحرام کی بے حُرمتی کی گئی۔ جس نے ہمیں دُکھ دیا، جس نے ہمیں آستانہ باری پر جھکا دیا۔ اور دُعائیں کرنے کی توفیق دی۔ اس کی عظمتوں کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ وہ آیات جن میں یہ منصوبہ بیت اللہ سے تعلق رکھنے والا بیان ہے وہ سارا منصوبہ جو ہے وہ شروع ہوتا ہے اس مرکزی نقطہ سے یعنی مسجد حرام سے اور اس کا دائرہ بڑھتے بڑھتے ساری دنیا میں پھیلتا اور بنی نوع انسان کو اپنے احاطہ میں لے لیتا ہے۔

ہمارے وجود کا ذرہ ذرہ اس منصوبہ پر قربان

ہماری تو زندگی کا مقصد

ہی یہ ہے کہ ہماری کوششوں کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی رحمتیں کچھ اس طرح نازل ہوں کہ نوعِ انسانی کے دل اللہ تعالےٰ کی توحید اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور رسالت کے لئے جیتے جائیں اور توحید کے جھنڈے تلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں نوع انسانی کو لا بٹھایا جائے۔ ہم تو ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس پاک اور مطہر گھر کی بے حُرمتی جس کا تعلق اس عظیم ہستی، اس عظیم وجود محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمارے پاس جو ہے ہم وہی پیش کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس ایک عارف دل ہے جو حقیقت کو سمجھتا اور ایسے حالات میں بے چین ہوتا ہے۔ ہمارے پاس وہ آنسو ہیں کہ

خدا تعالےٰ کے حضور

جب ہم جھکتے ہیں تو سجدہ گاہ کو تر کر دیتے ہیں۔ ہمارے پاس وہ پُر سوز دُعا ہے کہ جب وہ آسمانوں کی طرف بلند ہوتی ہے تو عرشِ الٰہی کو ہلا دیتی ہے۔

پس تمہاری خیر خدا منائے گا۔ خدا ہمیشہ تمہیں خیر سے رکھے تم خدا کے لئے اور اس کے رسولؐ کے لئے اپنی زندگیاں گزارو اور اللہ تعالےٰ کے ہر قسم کے انعام کو حاصل کرو۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

موسم بارش کا ہے اللہ تعالےٰ رحمت کی بارش کرے۔ اس وجہ سے مَیں نمازیں جمع کرا دوں گا۔

٭ ــــــــ ٭

پھر بہارِ جاوداں آنے کو ہے

نتیجۂ فکر: مکرم عبد الرحیم صاحب راٹھور

پھر بہارِ جاوداں آنے کو ہے ⁘ بلبلِ شیریں بیاں آنے کو ہے
پھر چمن میں نغمہ خوانی کے لئے ⁘ عندلیب نغمہ خواں آنے کو ہے
گل چمن میں منتظر ہیں شوق سے ⁘ شاہ سوئے گلستاں آنے کو ہے
احمدیت کی صداقت کے لئے ⁘ آسماں سے اک نشاں آنے کو ہے
بادشہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈنے ⁘ ہر کنارہ سے دواں آنے کو ہے
آپ بھی کرلیں وسیع اپنا مکاں ⁘ کارواں پر کارواں آنے کو ہے
میزبانی سے نہ اکتانا کبھی ⁘ میہماں پر میہماں آنے کو ہے
روز و شام وہ چین وجاپان ہی نہیں ⁘ ساری دُنیا قادیاں آنے کو ہے
شمعِ حق سے نور لینے کے لئے ⁘ اک جہاں پروانہ ساں آنے کو ہے
غلبۂ اسلام کے دن ہیں قریب ⁘ دورِ شاہِ دو جہاں آنے کو ہے

جو خلافت سے ہے وابستہ مدام
ہر مکاں سے کامراں آنے کو ہے

قادیان میں جماعتِ احمدیہ کے ۸۸ ویں جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

احمدی مستورات کا ایک روزہ کامیاب جلسہ

منعقدہ ۱۹ر دسمبر بروز منگل ۱۹۷۹ء

رپورٹ مرتبہ - مکرمہ امۃ الرفیق صاحبہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ جماعتِ احمدیہ کا ۸۸ واں جلسہ سالانہ مورخہ ۱۸ر ۱۹ر ۲۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کو قادیان کی مقدس بستی میں منعقد ہوا۔ پہلے اور تیسرے دن کا تمام پروگرام مردانہ جلسہ گاہ سے بذریعہ لاؤڈ سپیکر زنانہ جلسہ گاہ میں سنایا گیا اور مورخہ ۱۹ر دسمبر بروز منگل مستورات کا اپنا علیحدہ پروگرام تھا جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہا۔ پروگرام کا آغاز صبح دس بجے حضرت سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کی زیرِ صدارت محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ کی تلاوتِ کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ حضرت سیّدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے توفیق دی کہ ایک بار پھر جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے آپ سب بہنیں مرکز میں جمع ہوئی ہیں۔ یہ جلسہ سالانہ جس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کے حکم سے رکھی اور اس جلسہ پر آنے والوں کے لئے خاص دعائیں فرمائی ہیں۔

حضرت سیدہ موصوفہ نے ان دعاؤں پر مشتمل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباس پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ حضور علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بشارت دی تھی کہ يَاْتِيْكَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ وَيَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ - اس پیشگوئی کو پورا ہوتے ہم ہر سال اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں ہر سال دنیا کے دور دراز ملکوں سے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے کے لئے خدا تعالیٰ کی خاطر اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کے وارث بننے کے لئے کثرت سے لوگ آتے ہیں۔

پس آپ جو اس جلسہ سالانہ میں شرکت کیلئے للّٰہی سفر اختیار کرکے آئی ہیں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو مقاصد حاصل کرنے کی توفیق دے جس غرض کے لئے اس جلسہ کا قیام کیا گیا اور اللہ تعالیٰ ہمارے اس جلسہ کو اپنے خاص فضل سے بہت بابرکت کرے آمین۔ اس کے بعد آپ نے لمبی اجتماعی دعا کرائی جس میں تمام مستورات نے شرکت کی۔ دعا کے بعد محترمہ نعیمہ بشریٰ صاحبہ نے درِّ ثمین سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ؏

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد پہلی تقریر محترمہ معراج سلطانہ صاحبہ نے "ہستی باری تعالیٰ" کے موضوع پر کی آپ نے قرآن مجید، احادیث اور عقلی دلائل سے ہستی باری تعالیٰ کے ثبوت پیش کئے۔ نیز آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے چند اقتباس پیش کئے جن سے ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت ملتا تھا۔

دوسری تقریر خاکسار نے "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام" کے عنوان پر کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع و اعلیٰ مقام کے بارے میں قرآن مجید اور احادیث سے بیّن ثبوت بیان کئے اور آنحضرت صلعم کا ارفع و اعلیٰ مقام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات سے پیش کیا۔

تیسری تقریر عزیزہ امۃ القیوم بیرزہ شاہجہانپور نے "ہمارے عقائد" کے موضوع پر کی انہوں نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے تمام عقائد کو وضاحت سے بیان کیا۔ اس کے بعد محترمہ رفعت سلطانہ صاحبہ نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام سنایا اور پھر محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے غیر ملکی خواتین کی خدمت میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے انگریزی میں ایڈریس پیش کیا جس کے جواب میں محترمہ نور فاطمہ جواد صاحبہ آف امریکہ - محترمہ ... الباسط صاحبہ ماریشس - اکبری اسماعیل صاحبہ ... آف لنڈن - قانتہ بیگم صاحبہ سوئٹزرلینڈ اور جمیلہ بیگم صاحبہ آف جرمنی نے اپنے اپنے تاثرات بیان کئے۔

مسز نور فاطمہ جواد صاحبہ لیڈر آف ... نیشنل پریذیڈنٹ آف امریکن لجنات نے کہا کہ میری خوش قسمتی ہے کہ مجھے اس بابرکت اجتماع میں شرکت کرنے کی توفیق ملی ہے۔ نیز کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو تبلیغِ اسلام کا کام سپرد کیا وہ تبلیغ باوجود مخالفت کے ہندوستان سے نکل کر دنیا کے تمام ممالک میں پھیل چکی ہے اور آج جو مختلف ممالک کی بہنیں یہاں بیٹھی ہیں - یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا زندہ ثبوت ہیں آپ نے کہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مکان کی ہر اینٹ اور درویشانِ قادیان کی بے لوث خدمات سے ہمیں جو محبت ہے وہ ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے احمدیوں میں آپس میں جو پیار و محبت اتفاق و اتحاد اور اخوت پائی جاتی ہے ہم اس کی داد دیے بغیر نہیں رہ سکتے اور ہم یہاں سے اسلامی احکامات و روایات لے کر جا رہے ہیں جو ہم نے یہاں سیکھے ہیں۔ محترمہ فاطمہ جواد صاحبہ نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ چونکہ تجربہ کار ہیں اور آپ کے پاس تعلیمی ادارے بھی ہیں اس لئے ہم کو آپ سے بہت کچھ سیکھنا ہے آپ ہمارے لئے خصوصیت سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے علم و عمل میں برکت دے۔ نیز بتایا کہ امریکہ میں اس وقت بائیس لجنات قائم ہیں آپ نے تمام امریکی لجنات کی نمائندگی کرتے ہوئے سب کی طرف سے سلام کا پیغام پہنچایا۔

محترمہ امۃ الباسط صاحبہ ماریشس نے ماریشس کی تمام بہنوں کی طرف سے جو اس جلسہ میں شریک نہیں ہو سکیں "السلام علیکم" کا تحفہ پیش کیا اور دعا کی درخواست کی اور تمام مقامی بہنوں کا عموماً اور حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کا خصوصاً شکریہ ادا کیا اور اس روحانی ماحول کا ذکر کیا جو آپ نے یہاں دیکھا۔

محترمہ قانتہ بیگم صاحبہ آف سوئٹزرلینڈ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں پہلے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہوں جس نے مجھے زندگی میں پہلی مرتبہ اس مقدس اجتماع میں شرکت کرنے کا اور آپ تمام بہنوں سے ملنے کا موقع عطا فرمایا آپ نے روحانیت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہی وہ چیز ہے جسے اسلام پیش کرتا ہے اور یہی وہ چیز ہے جس نے مجھے عیسائیت سے نکال کر اسلام میں داخل کیا آخر میں آپ نے کہا کہ اسلام امید کی ایک کرن ہے جو انسانیت کی راہ بتاتی ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر ہی انسان روحانی و مادی ترقیات حاصل کر سکتا ہے۔

محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ آف جرمنی (جو اس وقت لنڈن سے تشریف لائی تھیں) نے اپنے احمدیت میں داخل ہونے کے تمام حالات بہنوں کو تفصیل سے سنائے اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ احمدیت پر قائم رکھے (آمین) بعدہٗ محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کا کلام ؏

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں بستے ہو

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا عظیم مقصد اور احمدی مستورات کی چند اہم ذمہ داریاں" کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اپریشن کے بعد ایک لمبا عرصہ تکالیف کے دور سے گزرنے اور فریش رہنے کی وجہ سے کمزوری کے باوجود تمام بہنوں کی خواہش پر جلسہ گاہ میں تشریف لائیں اور ایک اجلاس کی صدارت بھی فرمائی اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے اور ہماری پیاری آپا جانی صاحبہ کو صحت و سلامتی کی لمبی زندگی عطا فرمائے آمین۔

آپ نے اپنے خطاب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے اغراض و مقاصد کو بیان کرنے کے بعد مستورات کو تین اہم امور کی طرف توجہ دلائی۔ اوّل قرآن مجید ناظرہ - باترجمہ اور تفسیر سیکھنا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنا دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنا۔ سوم۔ بدعات اور بد رسومات کو نہ صرف خود ترک کرنا بلکہ اپنی اولاد کو اس سے بچانا۔

آپ نے فرمایا کہ انسانی زندگی کا اصل مقصد اپنے مالکِ حقیقی سے تعلق قائم کرنا ہے کیونکہ وہی ربّ العٰلمین ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ہے ہمارا نبی زندہ نبی ہے اور ہماری شریعت قرآن مجید زندہ کتاب ہے اگر ہم اسلامی تعلیم کے مطابق قرآن مجید کی تعلیم کو اپنا کر آنحضرت کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرکے اس حسین تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کریں اور اس پر عمل کرکے اپنے آپ کو اس کا نمونہ بنائیں تو آج دنیا میں حقیقی امن قائم ہو سکتا ہے۔

آپ نے بہنوں اور بچیوں کو توجہ دلائی کہ اب تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے قرآن مجید پڑھنا اور اس کا ترجمہ سیکھنا جماعتی پروگرام میں شامل کر دیا ہے جس کے لئے ہم نے اپنے آپ کو

اور اپنے بچوں کو تیار کرنا ہے کیونکہ جس وقت تیزی کے ساتھ غیر اقوام اسلام میں داخل ہونگی آئندہ دس سال بعد جماعت احمدیہ کی ہر عورت اور بچی کو ان کا معلّم بننا ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریرات سے مستورات کو ان تینوں اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ خدا کرے ہماری ہندوستان کی عورتیں اور بچیاں حضور کے فرمودات کے مطابق اپنے آپ کو غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کے لئے اچھے رنگ میں تیار کرنے والیاں ہوں آمین۔

اپنی تقریر کے بعد آپ نے حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کا محبت بھرا اسلام اور دعا کا پیغام پہنچایا۔ بعدہٗ محترمہ شمیم بیگم صاحبہ نے انگریزی میں

"The holy prophet Mohammad"

کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کو بیان کیا اور آپ کی پاکیزہ زندگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ محترمہ زاہدہ بیگم صاحبہ کی نظم کے بعد محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے "اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو کر ہی خدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیمات کو بیان کیا اور بتایا کہ موجودہ سائنٹفک دور میں بھی اسلام کی تعلیم ہی انسان کو خدا تعالےٰ تک پہنچاتی ہے آپ نے قرآن مجید سے دلائل پیش کر کے اسلام کو آخری اور سچا مذہب ثابت کیا آپ نے زندہ مذہب یعنی اسلام کے متعلق تین امور یعنی زندہ خدا۔ زندہ رسول اور زندہ کتاب کو واضح رنگ میں بیان کر کے ثابت کیا کہ اسلام کی تعلیمات ہی انسان کو خدا تعالےٰ تک پہنچاتی ہیں۔

اس کے بعد محترمہ زہرہ جبیں صاحبہ صدر لجنہ اسلام آباد نے تقریر کی موضوع تھا "اسلام میں عورت کی قربانیاں" آپ نے اسلام سے قبل عورت کے حالات کو بیان کرنے کے بعد اسلام کے بعد کی حالت کو بھی بیان کیا پھر جنگوں اور دیگر مواقع پر صحابیات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کا ذکر کیا اور اس زمانہ میں حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا۔ حضرت اُمّ ناصر احمد صاحبہؓ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی زرّیں کارناموں سے قربانیوں کی اہمیت کو واضح کیا۔ اس کے بعد پہلا اجلاس خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ الحمد للہ۔

دوسرا اجلاس

دوسرے اجلاس کی کارروائی کا آغاز بعد نماز ظہر و عصر ٹھیک ۲½ بجے زیر صدارت محترمہ اعظم النساء بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد ہوا۔ محترمہ بُشریٰ صادقہ صاحبہ کی تلاوت کے بعد محترمہ مریم سلطانہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی اس اجلاس کی پہلی تقریر "اسلامی پردہ" کے عنوان پر محترمہ بُشریٰ طیبہ صاحبہ نے کی آپ نے پردے کے معنی اور اسلامی پردے کے فوائد و برکات کو مفصّل بیان کیا نیز قرآن مجید اور احادیث سے پردے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

دوسری تقریر محترمہ امۃ النصیر سلطانہ صاحبہ نے "اسلام میں عورت کا مقام" کے عنوان پر کی۔ اسلام سے پہلے کی عورت کے حالات بیان کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات طبقہ نسواں پر بیان کئے اور بتایا کہ آنحضرت صلعم نے ہی عورت کے اصل مقام کو بیان فرمایا۔ پھر محترمہ عزیزہ مبارکہ صاحبہ نے ثاقب زیروی صاحب کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔

بعدہٗ محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے "قدرت سے اپنی ذات کا دیتا ہے حق ثبوت" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور احدیت، کی عظیم الشان ترقی کے متعلق چند اہم نشانات کو بیان کیا۔

پھر محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نگران ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ نے "تنظیم ناصرات الاحمدیہ اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی آپ نے ناصرات الاحمدیہ کے معنی اور اس تنظیم کے قیام کی غرض و غایت بیان کی آپ نے ان ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے قرآن مجید پڑھنے اور پڑھانے نماز پنجگانہ ادا کرنے اور چندہ وقف جدید ادا کرنے کی اور اسلام کے احکامات پر عمل پیرا ہونے اور اسلامی پردے کی طرف توجہ دینے کو احسن رنگ میں بیان کیا۔

بعدہٗ فوزیہ بٹ صاحبہ کینڈا نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ کی نظم

علیک الصلوٰۃ علیک السلام

خوش الحانی سے پڑھی۔

ازاں بعد نیاز سلطانہ صاحبہ مدراس نے انگریزی میں تقریر کی جس کا عنوان تھا

CURRUNTS UNDER CURRUNT AFFAIRS OF AHMADIYYA MOVEMENT

بعدہٗ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسولؐ" کے عنوان پر محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ نے تقریر کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کا ذکر دلچسپ پیرایہ میں کرتے ہوئے چند واقعات بیان کئے۔ پھر محترمہ جمیلہ بیگم صاحبہ بھاگلپور کی نظم کے بعد "برکاتِ خلافت" کے عنوان پر عقیلہ عفّت صاحبہ نے تقریر کی اور خلافت کی برکات کو واضح رنگ میں بیان کیا اور اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباس پیش کئے۔

بعد ازاں محترمہ شمیم اختر گیانی نے "غلبہ اسلام کی صدی اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی اور بتایا کہ ہماری جماعتی زندگی کی صدی پوری ہونے میں صرف دس سال باقی ہیں اس صدی کی تیاری کے لئے اُن اہم ذمہ داریوں کو بیان کیا جن کی طرف حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے اور جو تحریکات دعاؤں اور نفلی عبادات کا پروگرام حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے پیش کیا۔ اس کو بیان کرتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

بعدہٗ عزیزہ مبشرہ فضل شاہجہانپور کی نظم کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر کی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت۔ آپکا دعویٰ اور آپ کی زندگی کے چند واقعات بیان کئے۔

آخر میں محترمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ حیدرآباد نے اختتامی دُعا کا اعلان کیا اور لمبی اختتامی دُعا کے بعد اجلاس کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

تعداد حاضری

جلسہ کے دوران کل تعداد حاضری ۹۰۰ سے اوپر رہی خدا تعالےٰ کے فضل سے مختلف ممالک اور ہندوستان سے کثرت سے بہنیں تشریف لائیں جلسہ میں غیر مسلم خواتین کو بھی مدعو کیا گیا تھا انہوں نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی اور جلسہ کی کارروائی کو بہت غور سے سُنا اللہ تعالےٰ اس کے بہتر نتائج پیدا کرے آمین

مجلس عاملہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

۱۹ر دسمبر ۱۹۷۹ء کو ہی حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بھارت کے اعلان کے مطابق رات کے آٹھ بجے نمائندگان لجنہ بھارت کی جلسہ گاہ مستورات میں ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں لجنات بھارت سے آئی ہوئی نمائندگان نے شرکت کی۔ اس میٹنگ میں قادیان۔ حیدرآباد۔ شاہجہانپور۔ رانچی کانپور۔ برہ پورہ۔ بھاگلپور۔ اسلام آباد۔ چنتہ کنٹہ سکندرآباد۔ بشموگہ۔ کلکتہ۔ یادگیر۔ کرڈا پلی جڑچرلہ۔ مدراس۔ پنگال۔ پٹنہ۔ بنگلور۔ چارکوٹ۔ بھدرک اور جبلی کی ۴۲ نمائندگان نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں لجنات کو ترقی دینے کے لئے غور کیا گیا اور احسن رنگ میں کام کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی اور حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے ضروری ہدایات فرمائیں اور دورانِ سال بہترین کام کرنے والی عہدیداران کو سندات خوشنودی دی گئیں۔

صنعتی نمائش

اس سال بھی گزشتہ سالوں کی طرح لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے دستکاری کی نمائش لگائی گئی جس میں مقامی لجنہ قادیان کے علاوہ بھارت کی دوسری لجنات کی اشیاء بھی رکھی گئیں تھیں جسے بیرونی ممالک کی مستورات اور دیگر بہنوں نے بہت پسند کیا۔ نمائش جلسہ سے پہلے جلسہ کے بعد اور درمیانی وقفہ میں کھلی رہی خدا تعالےٰ کے فضل سے یہ صنعتی نمائش بہت کامیاب رہی محترمہ سہیلہ محبوب صاحبہ نگران نمائش نے بہت محنت سے پورے سال عورتوں اور لڑکیوں سے نمائش کے لئے سامان تیار کروایا تھا۔ اُمید ہے آئندہ سال بیرونی لجنات بھی اس طرف توجہ دیں گی اور دستکاری کا سامان بنوا کر لجنہ مرکزیہ کے سٹال کو بھجوانے کی کوشش کریں گی۔

نماز تہجد و باجماعت نماز کا انتظام

الحمد للہ گذشتہ سالوں کی طرح مستورات کے لئے بیت الذکر۔ دالان اور صحن حضرت اماں جانؓ میں نماز تہجد اور باجماعت نماز کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔ تمام عورتیں نماز باجماعت ادا کرتی رہیں۔ باوجود جگہ کی تنگی کے انتظام اچھا رہا۔ اسی طرح بیت الدعا کے جو اوقات مقرر تھے اس میں دعائیں کی گئیں دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس جلسہ کے بہترین نتائج پیدا کرے اور آنے والے مہمانوں اور یہاں کے سب لوگوں کی دعائیں قبول فرمائے اور ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کا وارث بنائے آمین۔

درخواست دعا: محترمہ فضل النساء صاحبہ والدہ مکرم محمد غلام مصطفیٰ صاحب آفسر چودہ کلاٹ وار اڑیسہ) کئی دنوں سے سخت بیمار ہیں احباب کرام سے موصوفہ کی کامل صحت وشفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد لطیف الرحمٰن احمدی
چودہ کلاٹ ڈالی منیم بھدرک (اڑیسہ)

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے بارے میں نئی تحقیق

"آپ سن ۷ قبل مسیح میں پیدا ہوئے"

مرسلہ: ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب ٹورنٹو کینیڈا

حضرت مسیح علیہ السلام کی پیدائش اور آپ کی زندگی اتنی پُر اسرار ہے کہ آج تک یہ صحیح طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کونسی تاریخ کو پیدا ہوئے تھے اس بارے میں آج تک تحقیق ہو رہی ہے اور کوئی وثوق سے نہیں کہہ سکتا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کب دنیا میں تشریف لائے۔

یونیورسٹی آف شیفیلڈ (Sheffield) انگلینڈ کے ایک پروفیسر اور ماہر طبیعات David Hughes کی تحقیق کے مطابق جو مشہور سائنسی رسالہ نیچر (Nature) کی ایک حالیہ اشاعت میں شائع ہوئی ہے حضرت مسیح سن ۷ قبل مسیح کے اکتوبر میں پیدا ہوئے۔ وہ عام عیسائی دنیا ۲۵ دسمبر کا دن یوم پیدائش مناتی ہے جو کہ Pagans کا چھٹی کا دن تھا جب وہ اپنی فصلیں کاٹ کر رنگ رلیاں منایا کرتے تھے) اس تحقیق کے مطابق اس سال ستارہ مشتری اور ستارہ زحل نے مل کر ایک اور ستارہ بنایا جس کا نام Star of Bethlehem رکھا گیا اس نئے ستارے کے زیر اثر حضرت مسیح کی پیدائش ہوئی اور اس ستارے کی قوتیں ان پر اثر انداز ہوئیں جو کہ بہت چمکدار تھا۔ پروفیسر ہیوز (Hughes) کے مطابق سن ۷ قبل مسیح کو مشتری اور زحل کی گردشوں کے دوران ایک ایسا وقت آیا اور دونوں ستارے کچھ اس طرز پر آپس میں مل گئے کہ ایک نئی قسم کی روشنی نمودار ہوئی ستاروں کا یہ اجتماع پیدائش مسیح کے دن سے لے کر چھ ماہ قبل کے دوران تین دفعہ وقوع پذیر ہوا ہیوز نے لکھا ہے کہ ایسا واقعہ ہر ایک سو بیس سال بعد رونما ہوتا ہے اور اس خاص واقعہ کے متعلق جس دن حضرت مسیح نے پیدا ہونا تھا ایک ماہر نجوم (Magi) نے پیشگوئی کی تھی۔

پروفیسر ہیوز نے یہ بھی لکھا ہے کہ ستاروں کے ایسے اجتماع کا تعلق اہل یہود اور اسرائیل کی روایات سے ہے جن کے مطابق مشتری کو ہمیشہ "قسمت کا ستارہ" تصور کیا جاتا ہے اور زحل اسرائیل کی حفاظت کا ستارہ کہا جاتا ہے اور دونوں ستارے بادشاہت کے ستارے گمان کئے جاتے تھے ان روایات کی موجودگی میں ماہرین فلکیات اور علم ہیئت والوں کو ایک بادشاہ کی تلاش تھی جو ان کی پیشگوئیوں پر پورا اُتر سکے اور ایک نئے زمانہ کی ابتداء کر سکے پروفیسر ہیوز اپنی تھیوری کی صحت کے بارے میں پورے وثوق سے کوئی بات نہیں کہہ سکتے لیکن لکھتے ہیں کہ اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ دو دمدار ستارے (comets) ایک مارچ سن ۵ قبل مسیح اور ایک اپریل سن ۴ قبل مسیح رونما ہوئے لیکن یہ جو ایک تیسرے چمکدار ستارے کی تھیوری ہے (جس کا ذکر اوپر آچکا ہے) ایک محض فرضی کہانی یا ایک معجزہ بھی ہو سکتا ہے۔

اس مضمون میں ڈاکٹر ہیوز نے لکھا ہے کہ پیدائش مسیح سے چھ ماہ قبل کے دوران ستاروں کے اجتماع کے جو واقعات پیش آئے وہ ۲۹ مئی ۷ قبل مسیح و ۲۹ ستمبر اور ۴ دسمبر کو رونما ہوئے اور مزید لکھا کہ Bethlehem (جہاں حضرت مسیح پیدا ہوئے) میں دسمبر سے فروری تک اتنا کہر پڑتا ہے کہ کوئی بھیڑ کھیتوں میں آ ہی نہیں سکتی اور نہ ہی موسم بہار میں اس اعتبار سے نیچے دے سکتی ہے ان باتوں سے مستنبط ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ اکتوبر میں پیدا ہوئے جب کہ چرواہے اور گڈریے باہر میدانوں اور کھیتوں میں ہوتے ہیں۔ اس لئے ۲۵ دسمبر کی تاریخ جو عیسائی دنیا میں مسیح علیہ السلام کی یوم پیدائش تصور کی جاتی ہے بالکل نامعقول ہے اور حقیقت سے عاری ہے۔

پروفیسر ہیوز کی تحقیق بتلاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش King Herod کے زمانہ میں ہوئی جو کہ ۴ قبل مسیح میں وفات پا گیا اس لئے بھی عیسیٰ علیہ کی پیدائش کا عام تصور غلط ہے کیونکہ آپ اسی بادشاہ کے زمانہ میں ظاہر ہوئے۔

مذکورہ تحقیق ایک اور اعتبار سے بھی مسیح علیہ السلام کی پیدائش کا سن ۷ یا ۸ قبل مسیح ثابت کرتی ہے وہ یہ کہ حضرت مریم اور انکے خاوند یوسف (جن کے ساتھ غالباً پیدائش مسیح کے بعد حضرت مریم کے ازدواجی تعلقات قائم ہوئے) نے Bethlehem سے Nazareth کا رُخ کیا کیونکہ Caeser Augustus نے تمام سلطنت پر ایک ٹیکس لگا دیا تھا جس سے حضرت مریم اور انکے خاوند بھاگنا چاہتے تھے ان ٹیکس کے احکامات کے تاریخی نقوش سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کی تاریخ سن ۸ قبل مسیح ہے اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ ۲۵ دسمبر کا دن حضرت مسیح کا یوم پیدائش بالکل غلط تاریخی تصور ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں واللہ عالم بالصواب۔

اخبار قادیان!

قادیان ۱۰ مارچ (دسمبر) جلسہ سالانہ ربوہ میں شمولیت کے بعد نائیجیریا اور ماریشس کے دو دوست آج یہاں وارد ہوئے اور یہ خوشخبری سنائی کہ بفضلہ تعالیٰ ربوہ میں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا اور تینوں روز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر حاضرین کو اپنے روح پرور خطابات سے متمتع فرمایا اور تینوں روز خدا تعالیٰ کے فضل سے موسم بھی بہت خوشگوار رہا۔

آج بعد نماز عشاء مسجد مبارک میں مذکورہ احباب نے اہالیان قادیان کے سامنے جلسہ سالانہ ربوہ کے بعض ایمان افروز کوائف سنائے۔

چنانچہ تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم مصباح الدین صاحب آف نائیجیریا نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کے لئے اللہ تعالیٰ نے معجزانہ طور پر ان کے لئے سامان فرمائے پھر حضور انور سے ملاقات اور حضور کے محبانہ و مشفقانہ سلوک نے جو تاثر ان کے دل پر چھوڑا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیر ملکی نمائندگان میں سے ہر ایک سے معانقہ فرماتے ہوئے فوٹو کھنچوانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور ساڑھے چار پانچ گھنٹے متواتر کھڑے رہ کر نمائندگان کو شاد کام فرمایا۔

ازاں بعد مکرم محمد عبد اللہ صاحب سیکرٹری آف ماریشس نے بتایا کہ حضور انور نے افتتاحی تقریر میں خاص طور پر یہ ذکر فرمایا کہ جماعت احمدیہ کے ہر فرد کو اپنی طاقتوں اور استعدادوں کو صحیح اور احسن رنگ میں استعمال کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس ضمن میں حضور نے مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک نمایاں مقام پیدا کیا۔

معزز مہمانوں کی زبانی یہ خوشخبری بھی ملی کہ امسال جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک انتخاب میں دو سو مختلف زبانوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

پڑھ کر سنایا گیا۔

جلسہ سالانہ کی دیگر تفاصیل کا انتظار ہے جوں جوں بھی تفاصیل ملتی جائیں گی ہماری ہر ممکن کوشش ہو گی کہ انہیں جلد از جلد قارئین بدر تک پہنچایا جا سکے گا انشاء اللہ ہر دو تقاریر چونکہ انگریزی میں ہوئیں کا اردو ترجمہ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے کیا۔

ہو گیا۔

بعدہٗ مکرم حسن محمد صاحب اور مکرم رشید غوری صاحب جو کیپ ٹاؤن جنوبی افریقہ سے تشریف لائے تھے۔ وہاں کی جماعت کی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اجتماعی دعا فرمائی۔

اعلانِ نکاح

مورخہ ۱۲/۹/۷۹ کو عزیزہ بدر النساء بنت مکرم سید خلیل احمد صاحب آر۔ ایم موٹر مرد کس شموگہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم امیر احمد ابن مکرم بشیر احمد صاحب ضمیر فلک نما حیدر آباد مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر مقامی قادیان نے مسجد مبارک میں فرمایا اس خوشی کے موقع پر مکرم سید خلیل احمد صاحب نے درویش فنڈ میں ۵/ روپیہ اعانت بدر میں ۵/ روپے اور شادی فنڈ میں ۱۰/ روپے ادا کئے ہیں۔

اسی طرح عزیزم امیر احمد صاحب ضمیر کے ماموں مکرم سیٹھ سید جہانگیر علی صاحب نے درویش فنڈ میں ۲۰/ روپیہ لنگر خانہ فنڈ میں ۱۵/ اور اعانت بدر میں ۱۵/ روپیہ ادا کئے ہیں جزاہم اللہ تعالیٰ احباب جماعت اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار: سراج الحق مختار عام ہمدرد پرنٹرز احمدیہ قادیان مقیم حیدر آباد

جماعت احمدیہ انگلستان کی عیدالاضحیہ کی تقریب

بقیہ صفحہ اوّل سے

humanity and remain faithful to Allah."

Khalifatul Masih

اسی طرح محترم وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے بھی اس موقعہ پر دعائیہ پیغام آپ نے پڑھ کر سنایا اجتماعی دعا کے بعد سب دوستوں کی چائے سے تواضع کی گئی نماز میں قریبًا دو ہزار دوست شامل ہوئے ایک دوستوں نے اور محترم شیخ صاحب نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی اس موقعہ پر حسب سابق مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے کتابوں کا سٹال لگایا اور مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر کی زیر نگرانی چندہ جات اور عید فنڈ کی وصولی کے لئے میز لگا کر وصولی کا انتظام کیا گیا۔ اسی طرح مکرم ہدایت اللہ صاحب بھنو نے عید سے قبل کیاریوں وغیرہ کی صفائی اور خدام نے عمومًا صفائی مکرم ہاشم سعید صاحب کی زیر نگرانی کی فجزاھم اللہ تعالیٰ

انگریز ہمسایوں میں کیک کی تقسیم!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال ماہ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو مسجد فضل لنڈن میں خطبہ جمعہ میں انگلستان کے احمدیوں کو تلقین فرمائی تھی کہ وہ مقامی انگریزوں سے دوستانہ تعلقات بڑھائیں چنانچہ اس ہدایت کے پیش نظر گذشتہ عید کے موقع پر مسجد کے اردگرد رہنے والے انگریز دوستوں نیز مسجد سے تعلق رکھنے والے دیگر دوستوں کو ڈنر دیا گیا تھا۔ اس مرتبہ امام مسجد فضل لنڈن محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمسایوں کو عید کے موقع پر کیک تحفۃً بھجوائے جائیں چنانچہ اس غرض سے ۸۰ کی تعداد میں خوبصورت کیک بنوائے گئے جن پر عید مبارک از طرف مسجد لنڈن لکھا ہوا تھا۔ محترم شیخ صاحب نے خاکسار اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ سلسلہ کی یہ ڈیوٹی لگائی کہ ہم سب کے گھروں میں جا کر ملاقات کریں اور یہ تحفہ پیش کریں چنانچہ سبھی دوستوں نے شکریے اور خوشی کے جذبات کے ساتھ یہ تحفہ قبول کیا۔ جنہیں یہ کیک تحفۃً بھجوائے گئے ان میں انگریز ہمسایوں کے علاوہ واندزورتھ کے میئر صاحب علاقہ کے ایم۔پی Mr. Mellor ہمارے بینک کے مینیجر، گیبیا کے ہائی کمشنر اور دیگر معززین شامل ہیں۔ ان کی طرف سے محترم شیخ صاحب کو شکریہ کے خطوط آ رہے ہیں۔ بعض نے لکھا ہے ... جماعت کا تشکر ادا کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے۔

عید کے موقع پر چونکہ سڑک پر کافی رش ہوتا ہے اس لئے پولیس کو پہلے سے اطلاع کر دی گئی تھی چنانچہ ان کا ایک آدمی بھی ڈیوٹی پر رہا۔ اسی طرح اس دفعہ ریڈیو پر بھی اعلان کیا گیا کہ مسجد فضل لنڈن میں عید کی وجہ سے گریسن ہال روڈ پر کافی رش ہے اس لئے اگر لوگوں نے کہیں اور جانا ہو تو اس راستے سے نہ جائیں ورنہ ٹریفک میں مشکل پیش آئے گی

لنڈن کے علاوہ جن جماعتوں میں نماز عید ادا کی گئی ان میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے:-

ہڈل سیکس

ہڈل سیکس کے علاقہ کے دوستوں کو نماز عید مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ اسلام نے ساؤتھ آل کمیونٹی سینٹر میں پڑھائی۔ نماز عید کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ۔ مکرم وکیل التبشیر صاحب اور مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن کے پیغامات احباب جماعت کو سنائے گئے۔ ان پیغامات کے متعلق محترم شیخ صاحب نے خاکسار کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ مختلف جماعتوں تک یہ پیغامات پہنچا دئے جائیں تاکہ عید کے روز دوستوں تک یہ پیغامات پہنچ جائیں۔ چنانچہ خاکسار نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع کر دی تھی۔

خطبہ عید میں مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے قربانی کی اہمیت بیان کی اور جماعت کے دوستوں کو مساجد کی تعمیر اور آبادی کے لئے کوشاں رہنے کی طرف توجہ دلائی۔ اس موقع پر ساؤتھ آل، گرین فورڈ، ہنسلو اور سلو سے دوستوں نے شمولیت کی۔

عید کے بعد مقامی حلقہ جات کے صدر صاحبان اور ان کی مجالس عاملہ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مشن ہاؤس کے لئے ایک زیر غور مکان کے بارہ میں مشورہ کیا گیا نیز مساجد فنڈ کے لئے چندہ جات کے وعدوں اور وصولی کی رپورٹ بھی لی گئی۔

ہڈرسفیلڈ

ہڈرسفیلڈ میں Parish hall میں مکرم انیس الرحمٰن صاحب مبلغ اسلام نے نماز عید پڑھائی۔ خطبہ عید میں آپ نے احباب کو حضرت ابراہیمؑ کے نمونہ کو اختیار کرتے ہوئے کامل مسلمان بننے کی طرف توجہ دلائی اور صحیح معنوں میں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اسی طرح آپ نے احباب کو حضور انور، مکرم وکیل التبشیر صاحب اور مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن کی طرف سے عید مبارک اور السلام علیکم کے پیغامات پہنچائے نیز آپ نے مساجد فنڈ کے سلسلہ میں چندہ جات کی تحریک بھی کی۔ خصوصًا مستورات نے اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا اور ادائیگی بھی فورًا شروع کر دی

سکاٹ لینڈ

سکاٹ لینڈ کے دوستوں کو نماز عید ہمارے انگریز مبلغ بھائی مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے گلاسگو میں پڑھائی نماز عید کے بعد آپ نے دوستوں کو قربانی کی فلاسفی اور اصل حقیقت بتائی۔ دعا اور پیغامات پہنچانے کے بعد آپ نے مساجد فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی بھی تحریک فرمائی۔

ان علاقوں کے علاوہ جہاں نماز عید علیحدہ ادا کی گئی ان میں بریڈ فورڈ۔ کیتھلے۔ بلیک برن۔ پریسٹن۔ مانچسٹر۔ جلنگھم۔ برمنگھم۔ کرائیڈن۔ آکسفورڈ اور ایسٹ لنڈن کی جماعتیں شامل ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے انگلستان میں ۲۰ سے زائد جماعتیں موجود ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم صحیح رنگ میں اسلام و احمدیت کا پیغام دنیا کے اس خطہ تک پہنچا سکیں اور اسلام کا غلبہ جلد ظاہر ہو۔ آمین

اعلانات نکاح

جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں مورخہ ۲۶/۱۲/۷۹ء بروز بدھ بعد نماز مغرب وعشاء محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جن نکاحوں کا اعلان فرمایا تھا ان میں سے حسب گنجائش بعض اعلانات بدر کی گذشتہ اشاعت میں دئے جا چکے ہیں بقیہ اعلانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) عزیزہ سیدہ بانو صاحبہ بنت مکرم محمد اسحٰق صاحب ساکن امروہہ کے نکاح کا اعلان مکرم خورشید احمد صاحب ساکن اودے پور کٹیا کے ساتھ مبلغ -/۲۰۰۰ روپے حق مہر پر۔

(۲) عزیزہ فریدہ آصفہ صاحبہ بنت مکرم مولوی کمال الدین صاحب مرحوم ساکن مدراس کے نکاح کا اعلان مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب مرحوم ساکن حیدرآباد کے ساتھ مبلغ -/۱۰۰۰۰ دس ہزار روپے حق مہر پر

(۳) عزیزہ قمر بیگم بنت مکرم محمد بشیر الدین صاحب ساکن ظہیر آباد کا نکاح مکرم محمد عبد اللطیف صاحب ابن مکرم محمد عبد المجید صاحب ساکن عثمان آباد کے ساتھ مبلغ گیارہ صد روپے -/۱۱۰۰ حق مہر پر۔

(۴) عزیزہ سیدہ نزہت آراء صاحبہ بنت مکرم سید افضل حسین صاحب ساکن خانپور ملکی کا نکاح مکرم سید عبد العزیز صاحب ابن مکرم محمد عبد المجید صاحب مرحوم ساکن خانپور ملکی کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے (-/۳۰۰۰) حق مہر پر

(۵) عزیزہ ذکیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم نذیر احمد صاحب ساکن حیدرآباد کا نکاح مکرم محمد عبد السلام صاحب ابن مکرم محمد عبد السبحان صاحب ساکن حیدرآباد کے ہمراہ مبلغ دو ہزار یکصد روپے (-/۲۱۰۰) حق مہر پر

(۶) عزیزہ ذکیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اسمٰعیل صاحب ننگلی درویش ساکن قادیان کا نکاح مکرم بشیر الدین صاحب ابن مکرم مستری دین محمد صاحب ننگلی درویش ساکن قادیان کے ساتھ مبلغ پچیس صد روپے -/۲۵۰۰ حق مہر پر

(۷) عزیزہ پروین اختر صاحبہ بنت مکرم ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب ساکن بھدرواہ کا نکاح مکرم مبارک احمد صاحب وانی ابن مکرم ظہور احمد صاحب وانی ساکن پروہ مدھیہ پردیش کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر ـــــ احباب جماعت ان تمام رشتوں کے بابرکت ہونے اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

تقریب رخصتانہ

مورخہ ۲۱/۱۲/۷۹ کو بعد نماز جمعہ عزیزہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ سلمہا بنت مکرم مرزا امیر بیگ صاحب کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی عزیزہ کا نکاح قبل ازیں مکرم محمد ادریس صاحب صدیقی ابن مکرم محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی آف کانپور کے ہمراہ ہو چکا تھا۔ بعد نماز جمعہ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی جس کے بعد بارات مکرم قریشی منظور احمد صاحب سنوز ایم اے کے مکان پر پہنچی جہاں مستورات میں محترمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اس خوشی کے موقعہ پر محمد اسمٰعیل صاحب نے مختلف مدات میں مبلغ -/۲۵۱ روپیہ ادا کئے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت کرے۔ خاکسار: بشیر احمد دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ

صوبہ کیرالہ کے بعض مقامات پر تبلیغی و تربیتی جلسے

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے خاکسار نے مورخہ ۹؍نومبر تا ۱۱؍دسمبر قریباً ایک ماہ کا مالی دورہ کیا۔ اس دورہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بعض جماعتوں کی طرف سے تبلیغی و تربیتی جلسوں کا اہتمام کیا گیا تھا چنانچہ خاکسار اپنے مفوضہ فرائض کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ ان پروگراموں میں بھی حصہ لیتا رہا۔

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس علاقہ کی جماعتوں خصوصاً نوجوان طبقہ میں ایک خوش کن بیداری پائی جاتی ہے یہ جماعتیں سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریکات پر لبیک کہتے ہوئے تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے میدان میں بفضلہ تعالیٰ آگے قدم بڑھا رہی ہیں۔

پینگاڈی:۔ یہاں کی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے مدرسہ احمدیہ کے وسیع و عریض لیکچر ہال میں مورخہ ۱۰، ۱۱ نومبر کو دو روزہ سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس میں شمولیت کے لئے مضافات کی جماعتوں سے بھی کثیر تعداد میں خدام نے شرکت کی دو روزہ اس سیمینار میں خدام نے مختلف عنوانات پر عمدہ تقاریر کیں۔ عربی۔ اُردو اور ملایالم تینوں زبانوں میں نظمیں پڑھی گئیں۔ قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ منتخب تلاوت کردہ آیات کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ دونوں روز قرآن کا درس ہوتا رہا۔ مکرم مولوی ابوبکر صاحب معلم وقف جدید، محترم صدیق امیر علی صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب تینوں اجلاسات کی صدارت کے فرائض سرانجام دیئے۔ متعدد خدام کے علاوہ مکرم مولوی محمد ابوالوفا صاحب۔ مکرم پروفیسر محمد صاحب ایم۔اے نے بھی تقاریر کیں۔ خاکسار نے اختتامی اجلاس کی صدارتی تقریر میں مختلف تربیتی اُمور پر روشنی ڈالتے ہوئے نظام سلسلہ کی اطاعت کی ضرورت و برکات اور اس کے خوش کن نتائج اور سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے جاری فرمودہ روحانی پروگرام کو کامیاب بنانے کی ضرورت کی جانب توجہ دلائی۔ خدا کے فضل و کرم سے یہ دو روزہ سیمینار بہت کامیاب رہا۔ خدام کے قیام و طعام کا عمدہ انتظام جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا۔

مورخہ ۱۵؍نومبر کو مسجد احمدیہ پینگاڈی میں مکرم ایس وی زین الدین صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب معلم وقف جدید کے مختصر خطاب کے بعد خاکسار نے قریباً ۱½ گھنٹہ مختلف تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

موگرال:۔ مورخہ ۱۳؍نومبر شام کے چھ بجے موگرال کے بازار میں ایک تبلیغی جلسہ محترم صدیق امیر علی صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے جماعت احمدیہ کی کامیاب عالمگیر تبلیغی سرگرمیوں اور ان کے نہایت شاندار نتائج پر برجستہ تقریر کی اس کے بعد خاکسار نے قریباً ۱½ گھنٹہ حالات حاضرہ کی روشنی میں احمدیت کی صداقت پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ جب بھی ہمارا یہاں جلسہ منعقد ہوتا ہے۔ مخالفوں کی طرف سے شور و شر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی ایسا ہی کیا گیا حتی کہ حضرت رسول کریم صلعم کے نام پر درود شریف پڑھتے وقت بھی یہ لوگ شور مچا کر اپنی "اسلامیت" اور عشق محمدی کا اظہار کرتے رہے۔ خاکسار کی تقریر کے دوران دو دفعہ سٹیج پر پتھر آکر گرے۔ مگر اس کے باوجود یہاں یہ بات بھی خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ اس دفعہ سامعین میں سنجیدہ طبقہ کی کثرت تھی یہ لوگ، ان شرپسند عناصر کی بہت مذمت کرتے رہے اور انہیں روکتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں سمجھ عطا فرمائے اور حق و صداقت قبول کرنے کی توفیق دے۔ آمین

کوڈالی:۔ مورخہ ۱۴؍نومبر بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں مکرم مولوی ابوبکر صاحب کی زیر صدارت منعقدہ تربیتی اجلاس کو مخاطب کرتے ہوئے نظام کی برکت اور خلافت احمدیہ کی عظمت پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی۔

کیناٹور:۔ مورخہ ۱۸؍نومبر بروز اتوار بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت تربیتی اجلاس ہوا جس میں مکرم مولوی محمد یوسف صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے روحانی پروگرام اور اس کی برکات پر تقریر کی۔ خاکسار نے ۱½ گھنٹہ تک مختلف تربیتی پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

کوڈیتھور:۔ مورخہ ۲۰؍نومبر بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ میں منعقدہ تربیتی اجلاس میں [illegible] خاتم النبیین کی تشریح کرتے ہوئے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کے ذریعہ رونما ہونے والے عظیم روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔

موریا کنی:۔ مورخہ ۲۲؍نومبر بعد نماز مغرب و عشاء مسجد احمدیہ کے صحن میں [illegible]

(باقی ملاحظہ کیجئے صفحہ [illegible] کالم [illegible] پر)

ہمارے فریضۂ حج کی بجا آوری

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد فضل اللہ صاحب احمدی بنگلور

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے مجھے اپنے محبوب رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پاک سر زمین پر قدم رکھنے اور فریضۂ حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس کی خواہش ہر نیک مسلمان کے دل میں ہمیشہ انگڑائیاں لیتی رہتی ہے۔ میرے ہمراہ میری والدہ محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ بنت نواب اکبر یار جنگ حیدر آباد کو بھی حج کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ علی احسان ذالک۔

یوں تو ایک عرصہ سے میری یہ دلی خواہش تھی کہ کسی طرح اپنے محبوب و پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیار مقدس کی زیارت کی سعادت حاصل کر سکوں مگر میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ میرے یہ خواب اتنی جلدی شرمندۂ تعبیر ہوں گے اور اللہ تعالیٰ میری اس دلی خواہش کو ایک عجیب و غریب رنگ میں پورا کر دے گا۔ میرے چھوٹے بھائی جو عرصہ دو سال سے ابو ظہبی میں ملازمت کرتے ہیں کی طرف سے اچانک ایک خط آیا جس میں پلین کے دو ٹکٹ بھی تھے اس خط میں انہوں نے لکھا تھا کہ میں اپنی والدہ کے ہمراہ فریضۂ حج ادا کروں۔ چنانچہ ان ٹکٹوں کو پا کر جو خوشی مجھے ہوئی اس کا اندازہ قارئین خوبی لگا سکتے ہیں۔ فرط خوشی سے میرے پاؤں زمین پر نہ پڑتے تھے۔ بہر حال ہم نے سفر حج کی تیاریاں پورے زور و شور سے شروع کر دیں۔ اگرچہ روانگی کی تاریخ ابھی بہت دور تھی تاہم دل کو کسی صورت قرار نہ تھا۔ رہ رہ کر دل یہی چاہتا تھا کہ ایک پل میں اُڑ کر دیارِ حبیب میں پہنچ جاؤں۔ خدا خدا کر کے انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور ہم لوگ مورخہ ۱۱؍اکتوبر کو بمبئی سے جدّہ کے لئے روانہ ہوئے۔ پلین کا چار گھنٹے کا سفر بخیر و خوبی طے ہوا اور ہم نے عرب کی پاک سرزمین پر قدم رکھا۔ ہمارے ایک رشتہ دار کا قیام جدّہ میں ہے وہ ہم لوگوں کو دوسرے دن بذریعہ کار جدّہ سے مکّہ شریف لے گئے جوں جوں منزل قریب آرہی تھی ہمارے دل جذبات سے بے قابو ہوئے جا رہے تھے۔ آٹھ بجے شب ہم لوگ مکّہ شریف میں پہنچے اور تقریباً گیارہ بجے شب عمرہ کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ خانہ کعبہ کو دیکھ کر جو کیفیت ہمارے دل کی ہوئی اس کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے بس یوں لگتا تھا کہ ایک خواب دیکھ رہے ہیں بہر حال خدا تعالیٰ کے حضور سجدۂ شکر بجا لائے اور دُعاؤں میں مصروف ہو گئے۔

عمرہ کرنے کے بعد ہمارے معلّم نے ہمیں اپنی قیام گاہ پر پہنچایا۔ جو ایک چھوٹا سا کٹی کا کیبن تھا اور جس میں پاؤں بھی اچھی طرح نہ پھیلا سکتے تھے۔ لیکن یہ تکلیف ہمارے لئے اس خوشی کے مقابلہ میں ہیچ تھی کہ ہمارا یہ کیبن بالکل حرم شریف سے ملحق تھا۔ ہمیں اپنی قسمت پر ناز تھا کہ حرم شریف سے اتنے نزدیک ہیں۔ حج کے لئے ابھی پندرہ دن باقی تھے۔ اس دوران ہم لوگ ہر روز حرم شریف میں جاکر نمازیں ادا کرتے رہے اور دعائیں کرتے رہے۔ اس سفر میں ہماری چچی محترمہ امیر بانو بیگم ظفر الدین خانصاحب بھی ہمارے ساتھ تھیں چونکہ یہ غیر احمدی ہیں اس لئے ہمارے لئے یہ بہت اچھا موقعہ تھا کہ ہم ان پر یہ ظاہر کریں کہ ہم احمدی اسلام کے دوسرے ارکان کی طرح فریضۂ حج بھی انہیں کی طرح ادا کرتے ہیں۔ خدا خدا کر کے وہ مبارک دن آیا اور مورخہ ۲۸؍اکتوبر کو ہم نے فریضہ حج ادا کیا۔ اس کے بعد ہم لوگ بذریعہ بس منیٰ پہنچے جہاں معلّم صاحب کی طرف سے ایک بڑے خیمے میں قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔ منیٰ میں ایک رات اور ایک دن قیام رہا۔ وہاں ہمارے معلّم کی طرف سے دوپہر کے کھانے کی دعوت دی گئی تھی۔ ہم لوگ دن بھر نمازوں اور دعاؤں میں مصروف رہے اور وہاں سے روانہ ہو کر شام کے وقت مزدلفہ پہنچے نماز فجر ادا کرنے کے بعد مزدلفہ سے روانہ ہو کر رمی جمار کے لئے گئے۔ اس کے بعد قربان گاہ پہنچے اور قربانی دی اس طرح خدا کے فضل سے فریضۂ حج ادا ہوا۔ مورخہ ۲؍نومبر تک منیٰ میں قیام کرنے کے بعد واپس مکّہ معظمہ پہنچے اور ۹؍نومبر تک مکّہ میں قیام رہا۔ اس دوران بفضلہ تعالیٰ باقاعدگی کے ساتھ دعاؤں اور نوافل کی ادائیگی کی توفیق ملتی رہی۔ ۹؍نومبر کو ہم لوگ مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں بتوفیق ایزدی دس دن تک ٹھہرنے کا موقعہ ملا۔ الحمد للہ کہ چالیس فرض نمازیں مسجد نبوی میں ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی نیز روضہ مبارک اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت بھی حاصل ہوئی۔ مدینہ منورہ سے روانہ ہو کر ہم جدّہ پہنچے جہاں ہم لوگوں کا آٹھ روز تک قیام رہا۔ مورخہ ۲۷؍نومبر کو دن کے دو بجے ہمارا طیارہ جدّہ سے بمبئی کیلئے روانہ ہوا اور ہم لوگ رات کے گیارہ بجے بخیر و خوبی اور بانیل و مرام بمبئی پہنچے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمیں فریضہ حج ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ۔ ثم الحمد للہ۔

جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ مولا کریم محض اپنے فضل سے ہمارے اس فریضہ کو شرف قبولیت سے نوازے اور جملہ دُعاؤں کو بپایہ قبولیت جگہ دے آمین۔

نوٹ:۔ اس خوشی میں محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کے شوہر مکرم محمد فضل اللہ صاحب نے مختلف مدات میں مبلغ ۱۵؍ روپے بطور شکرانہ ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ایڈیٹر۔

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور اور راٹھ کے سالانہ اجتماعات

لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور

مورخہ ۲۵ر نومبر بعد نماز ظہر سالانہ اجتماع کی کارروائی زیر صدارت محترمہ انوری خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور شروع ہوئی۔ محترمہ مہر جہاں صاحبہ کی تلاوت کلام پاک کے بعد اختتامی دعا کی گئی۔ خاکسارہ نے لجنہ اماء اللہ کا عہد دہرایا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند دعائیہ اشعار پڑھے۔ بعد ازاں پانچ ممبرات نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی نظم "نونہالان جماعت سے خطاب" نہایت خوش الحانی سے پڑھی جس کے بعد علمی، ذہنی، جسمانی مقابلہ جات شروع ہوئے۔

مقابلہ تلاوت قرآن مجید:۔ اس مقابلے میں چار ممبرات نے حصہ لیا۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق عزیزہ آفریدہ حمید اول۔ عزیزہ امۃ القیوم پرویزہ دوم۔ اور عزیزہ نور حمیدہ خاتون سوم قرار دی گئیں۔

مقابلہ نظم خوانی:۔ اس مقابلہ میں پانچ ممبرات نے حصہ لیا۔ اور ججز کے فیصلہ کے مطابق عزیزہ امۃ القیوم پرویزہ اول، عزیزہ حفیظہ قدوس دوم اور عزیزہ عابدہ انجم سوم قرار پائیں۔

تقریری مقابلہ:۔ اس مقابلہ میں چار ممبرات نے حصہ لیا۔ جن میں سے عزیزہ ناہید مریم اول۔ عزیزہ مبارکہ مریم دوم۔ اور عزیزہ عابدہ انجم سوم قرار پائیں۔

فی البدیہہ تقریری مقابلہ:۔ اس مقابلہ میں صرف عزیزہ امۃ الباری نے حصہ لیا۔ جنہیں اوّل قرار دیا گیا۔

مقابلہ بیت بازی:۔ ممبرات کو درثمین۔ کلام محمود اور درعدن کے اشعار یاد کرائے گئے تھے۔ اس مقابلہ میں چھ چھ ممبرات پر مشتمل دو گروپ شریک ہوئے مقابلہ بہت دلچسپ رہا۔ اور دونوں گروپس برابر رہے۔

مشاہدہ و معائنہ:۔ یہ مقابلہ بھی بہت دلچسپ رہا۔ ایک تخت پر تقریباً ۲۰ مختلف چیزیں سجا کر کمرہ بند کر دیا تھا۔ گیارہ ممبرات نے اس مقابلہ میں حصہ لیا۔ ججز کے فیصلہ کے مطابق افروضہ جہاں اوّل۔ ناہید مریم دوم اور امۃ الباری سوم قرار دی گئیں۔

پرچہ دینی معلومات:۔ اس مقابلہ میں سات ممبرات نے حصہ لیا۔ جس کیلئے سوالات کے پرچے مرکز سے منگوائے گئے تھے۔ دینی معلومات کے پرچے میں مہر جہاں صاحبہ اوّل۔ ساجدہ رحمٰن صاحبہ دوم اور آفریدہ حمید صاحبہ اور حفیظہ قدوس صاحبہ سوم قرار دی گئیں۔

پرچہ ذہانت:۔ اس مقابلہ میں سات ممبرات نے حصہ لیا۔ چنانچہ حفیظہ قدوس صاحبہ اوّل۔ آفریدہ حمیدہ صاحبہ دوم اور ساجدہ رحمٰن صاحبہ سوم قرار پائیں۔

کھیلیں:۔ علمی و ذہنی مقابلہ جات کے آخر میں ممبرات لجنہ اماء اللہ کی کھیلوں کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ چنانچہ میوزیکل چیئر میں آفریدہ حمید اوّل قرار دی گئیں۔ کلھٹر ریس میں ۱۲ ممبرات نے حصہ لیا۔ جن میں سے ججز کے فیصلہ کے مطابق ناہید مریم اوّل۔ آفریدہ حمید دوم اور امۃ القیوم پرویزہ سوم قرار دی گئیں۔

تقسیم انعامات:۔ ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کے اختتام پر لجنہ و ناصرات کے مقابلہ جات میں اوّل۔ دوم اور سوم آنے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ اس اجتماع کے انتظامات اور پروگراموں کو دلچسپ بنانے کے لئے مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی، اور عزیزم محمد زاہد صاحب نے مخلصانہ تعاون فرمایا۔ جزاہم اللہ خیراً۔ آخر میں خاکسارہ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ اور حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کی تحریک کی اور اجتماعی دعا کے بعد یہ اجتماع بخیر و خوبی ختم پذیر ہوا۔ خاکسارہ

محبوب ظفر مند

نائب صدر لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور۔

لجنہ اماء اللہ راٹھ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ راٹھ کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۴، ۲۵ر نومبر کو منعقد ہوا جس میں سکرا کی کچھ احمدی مستورات بھی پورے جوش و خروش سے شریک ہوئیں۔ چونکہ راٹھ میں ذہانت و دینی معلومات کے امتحانات ماہ اکتوبر میں ہی ہو چکے تھے۔ اس لئے ان کو چھوڑ کر باقی سبھی مقابلہ جات مثلاً تلاوت قرآن مجید، نظم خوانی پیغام رسانی، معائنہ و مشاہدہ، بیت بازی اور تقریری مقابلے اجتماع کے موقعہ پر ہوئے۔ ممبرات کی خواہش کے پیش نظر لجنہ اماء اللہ قادیان کی تقلید میں کھیل کا ایک MUSICAL CHAIR RACE پروگرام بھی رکھا گیا تھا ہمارے یہ پروگرام ۲۴ر نومبر کی رات ۸ بجے سے شروع ہو کر مورخہ ۲۵ر نومبر بروز اتوار انجام تک پہنچے۔ لبعدہ ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجتماع کی کارروائی مختصراً درج ذیل ہے۔

محترمہ اختری بیگم صاحبہ کی زیر صدارت خاکسارہ نے اجتماع کی کارروائی شروع کی اور عہد نامہ دہرایا۔ مقامی مبلغ مکرم مولوی محمد عمر صاحب کے علاوہ مکرم اکرام محمد صاحب اور ابرار محمد صاحب ججز مقرر ہوئے۔ جنہوں نے پردہ کی رعایت سے سارے پروگرام سُنے اور اپنے فیصلوں سے آگاہ کیا۔

مقابلہ تلاوت قرآن مجید:۔ اس مقابلے میں پانچ ممبرات نے حصہ لیا ججز کے متفقہ فیصلہ کے مطابق خاکسارہ شاہینہ پروین اول۔ منورہ سلطانہ صاحبہ اور قیوم پروین صاحبہ دوئم قرار پائیں۔

مقابلہ نظم خوانی:۔ اس مقابلے میں چھ ممبرات نے حصہ لیا۔ سبھی ممبرات نے نظمیں زبانی یاد کر کے نہایت خوش الحانی سے پڑھیں۔ ججز کے فیصلے کے مطابق شبیہ پروین اول اور رفعت سلطانہ دوئم قرار پائیں۔

مقابلہ پیغام رسانی:۔ اس مقابلہ کے لئے چار چار ممبرات پر مشتمل دو گروپ بنائے گئے تھے چنانچہ وہ گروپ جو شاہینہ پروین، رفعت سلطانہ، افشاں سحر، اور یاسمین پروین پر مشتمل تھا اوّل قرار دیا گیا۔

مقابلہ معائنہ و مشاہدہ:۔ اس مقابلے میں چھ ممبرات نے حصہ لیا۔ افشاں سحر اوّل اور منورہ سلطانہ دوئم قرار پائیں۔

مقابلہ بیت بازی:۔ اس مقابلے میں حصہ لینے والی ممبرات نے درثمین، کلام محمود اور درعدن سے شعر یاد کئے ہوئے تھے۔ ممبرات کو دو حصوں میں بانٹ دیا گیا۔ یہ دلچسپ مقابلہ ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا اوّل آنے والی ٹیم میں شاہینہ پروین، محترمہ اختری بیگم صاحبہ یاسمین پروین اور افشاں سحر شامل تھیں۔

تقریری مقابلہ:۔ اس مقابلہ میں چھ ممبرات نے حصہ لیا۔ ہر ممبر نے کم سے کم دس منٹ اور زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ کی تقریر کی۔ مقابلے میں شاہینہ پروین اوّل اور منورہ سلطانہ دوئم قرار پائیں۔

مقابلہ MUSICAL CHAIR RACE:۔

اس مقابلے میں آٹھ ممبرات نے حصہ لیا جس میں اوّل منورہ سلطانہ آئیں۔ ان مقابلوں کے بعد ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی محترمہ عابدہ بیگم صاحبہ نے تلاوت قرآن مجید سے شروع کی۔ عزیزہ رفعت سلطانہ نے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ لبعدہ خاکسارہ نے سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ راٹھ پڑھ کر سُنائی۔ مقامی مبلغ مولوی محمد عمر صاحب نے ایک تربیتی اور اصلاحی تقریر کی۔ آخر میں محترمہ صدر صاحبہ نے مولوی صاحب اور تمام ممبرات کا شکریہ ادا کیا۔ دعا کے بعد اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ لبعدہ مقابلوں میں اوّل دوم آنے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ کچھ خصوصی انعام بھی دئے گئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور ہم اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تربیت و اصلاح کے کاموں میں جٹ جائیں اور دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جائیں۔ آمین۔

خاکسارہ۔ شاہینہ پروین سیکرٹری لجنہ اماء اللہ راٹھ۔

صوبہ کیرالہ میں تبلیغی جلسے بقیہ صہ ۹

مولوی محمد علوی صاحب فاضل کی زیر صدارت ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا۔ عزیزم محمود احمد کی تلاوت قرآن مجید کے بعد صاحب صدر نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر اور مکرم مولوی محی الدین صاحب کنٹی معلم وقف جدید نے چودھویں صدی کے اختتام کا ذکر کرتے ہوئے امام مہدی علیہ السلام کی آمد اور آپ کی صداقت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں خاکسار نے مکہ معظمہ میں حال ہی میں رونما نہایت تکلیف دہ واقعات کی مذمت کرتے ہوئے حقیقی مہدی کی آمد اور آپ کی صداقت کے دلائل پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ بفضلہ تعالیٰ موسم کے ابر آلود ہونے کے باوجود حاضرین کی تعداد معقول تھی۔

کرولائی:۔ اس جماعت کے زیر اہتمام مورخہ ۲۳ر نومبر کو بعد نماز مغرب منعقدہ تربیتی اجلاس میں خاکسار نے مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان کی۔

کرونا گپلی:۔ مورخہ ۵ر دسمبر بعد نماز مغرب و عشاء خاکسار کی زیر صدارت تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولوی محمد علوی صاحب فاضل نے "تسبیح و تحمید اور درود شریف کی برکت" اور خاکسار نے برکات خلافت خصوصاً خلافت ثالثہ کے ذریعہ دنیا میں رونما ہونے والے روحانی انقلاب کے موضوع پر تقاریر کیں۔ اس اجلاس میں احباب کرام کے علاوہ بر رعایت پردہ مستورات بھی شریک ہوتی رہیں۔

جماعت احمدیہ کرولائی میں دو عیسائی پادریوں سے عقائد عیسائیت پر تقریباً دو گھنٹے تبادلہ خیالات ہوا۔ جس میں احمدی احباب نے شرکت کی۔ یہ خدا تعالیٰ کی شان اور حضرت کاسر صلیب علیہ السلام کی عظیم الشان کامیابی کی دلیل ہے کہ یہ دونوں عیسائی پادری ہمارے دلائل و براہین کے آگے کلیتہً عاجز آگئے اور گفتگو کے آخر میں ساکت و صامت ہو کر صرف ہماری باتیں ہی سنتے رہے!!

خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور اسکی خصوصی تائید و نصرت کے نتیجہ میں جماعت ہائے کیرالہ اور تامل ناڈو کا یہ دورہ ہر جہت سے کامیاب رہا۔ فالحمد للہ ۴۴

۴۴ ذاتی۔ اللہ تعالیٰ اس کے بہترین نتائج ظاہر کرے۔ آمین۔

ورزشی اور صحت مند جسمانی اعضاء کی نمائش کا دلچسپ پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد کے ایک مخلص اور مستعد رکن مکرم محمد عبدالسلیم صاحب ابن مکرم محمد حنیف صاحب احمدی جو صوبہ آندھرا پردیش کے مقابلہ صحتِ جسمانی میں "مسٹر آندھرا" کا ٹائیٹل حاصل کر چکے ہیں اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے یہاں آئے ہوئے ہیں کی آمد سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی اجازت و منظوری سے قیادتِ مقامی کی طرف سے طے کیا گیا کہ مکرم موصوف مقامی اراکینِ مجلس کے سامنے بھی اپنے صحت مند اور ورزشی جسمانی اعضاء کے مسلز کی نمائش کریں۔

چنانچہ مورخہ ۲۸/۱۲/۷۹ کو بعد نمازِ عشاء محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت تعلیم الاسلام ہائی سکول میں اس پروگرام کا انتظام کیا گیا۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوتِ قرآنِ مجید کے بعد مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ انچارج حیدرآباد نے مکرم موصوف کا مختصراً تعارف پیش کیا۔ بعدہ مکرم عبدالسلیم صاحب نے اپنے جسمانی اعضاء کے مسلز کی نمائش کی جنہیں مجلس میں موجود تمام احباب نے سراہا اور داد دی۔

آخر میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے از راہ حوصلہ افزائی نقدی کی صورت میں موصوف کو انعام خصوصی عطا فرمایا۔ اس موقعہ پر محترم صدر صاحب موصوف نے اراکینِ مجلس کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید میں ایک حقیقی مومن کے لئے قوی اور امین ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اور آج کے اس پروگرام کے رکھے جانے کی غرض بھی یہی ہے کہ ہمارے خدام اور اطفال کو روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ اپنے جسموں کو قوی اور مضبوط بنانے کی طرف بھی توجہ ہو۔ خدا کرے کہ آپ میں سے اکثر مضبوط اور قوی مومن بنیں۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے اس نوجوان کو اپنے مقاصد میں مزید ترقیات سے نوازے اور ہر مقابلہ میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

ولادت!

کراچی سے بذریعہ ٹیلیگرام اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مورخہ ۲۸/۱۲/۷۹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری چھوٹی بیٹی عزیزہ ظہیرہ بدر اہلیہ چوہدری شوکت امین صاحب بی۔ای۔ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود محترم چوہدری محمد حمید احمد صاحب آف کراچی کا پوتا ہے۔ احباب زچہ بچہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور نومولود کے خادمِ دین ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: محمد حفیظ بقاپوری درویش قادیان۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو اہم تقریریں!"

ماہ صلح (جنوری) ۱۳۵۹ ہش (۱۹۸۰ء) میں خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دو تقریریں" رکھی گئی ہے۔ جملہ قائدین کرام اپنی اپنی مجالس میں خدام کے مطالعہ کی نگرانی فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان)

تقرر ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان کی ہی بیماری اور کمزوری کے پیشِ نظر سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم حکیم محمد دین صاحب کو مدرسہ احمدیہ قادیان کا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا گیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان

محترم نواب محمد احمد خان صاحب کی اندوہناک وفات پر قرار دادِ تعزیت

منجانب صدر انجمن احمدیہ قادیان

رپورٹ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و وکیل الاعلیٰ تحریک جدید انجمن احمدیہ کہ محترم نواب محمد احمد خان صاحب ۱۶ نومبر ۱۹۷۹ء کو بعمر اُنہتر سال ربوہ میں انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے بڑے نواسے اور حضرت نواب محمد علی خان صاحب اور حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کے فرزند تھے۔

یہ اجلاس احمدیانِ قادیان اور جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضور کے حرم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ جو مرحوم کی ہمشیرہ ہیں۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ زینب بیگم صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ۔ مرحوم کی بیگم محترمہ صاحبزادی سیدہ امۃ الحمید صاحبہ دختر حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ مرحوم کے بھائی مکرم نواب مسعود احمد خان صاحب اور ہمشیرگان محترمہ صاحبزادی سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ محترمہ صاحبزادی سیدہ آصفہ مسعودہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب۔ نیز مرحوم کی اولاد مکرم نواب حامد احمد خان صاحب۔ مکرم نواب محمود احمد خان صاحب اور محترمہ صاحبزادی سیدہ راشدہ بیگم صاحبہ بیگم مکرم سید امین احمد صاحب خلف حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ اور محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر خدمتِ درویشان سے اس قومی بھاری صدمہ میں تعزیت کرتا ہے۔

مرحوم اللہ تعالیٰ۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و محبت میں سرشار تھے۔ بڑے مخلص۔ فدائی۔ دعاگو۔ صابر۔ درویش صفت۔ سادگی پسند۔ غرباء کے ہمدرد۔ اور غمگسار اور فہیم تھے۔ ہم اُن کے رفع درجات کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ اُن کے پسماندگان اور جملہ افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

اس ریزولیوشن کی نقول سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور ان سب اقارب کی خدمت میں اور اخباراتِ سلسلہ کو بھجوائی جائیں۔

پیش ہو کر فیصلہ ہوا کہ رپورٹ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ منظور ہے۔

(نقل ریزولیوشن نمبر ۳۰۴ مورخہ ۲۵ نومبر ۱۹۷۹ء غیر معمولی۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES: 52325/52686 P.P.
ورائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پر لیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور۔ (یو۔پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے۔
AUTOWINGS,
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
Phone No. 76360.

جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۷۹ء کے موقعہ پر

ملک کی اہم اور نامور شخصیتوں کی جانب سے موصولہ

مخلصانہ نیک خواہشات اور پیغاماتِ تہنیت

(۱) جناب محمد ہدایت اللہ صاحب وائس پریذیڈنٹ آف انڈیا ۔ نیو دہلی :-

مجھے یہ معلوم کرکے ازحد خوشی ہوئی ہے کہ جماعت احمدیہ کا ۸۸ واں سالانہ جلسہ قادیان میں ۱۸-۱۹-۲۰ دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے ۔ میں اپنی نیک تمنائیں اس جلسہ کی کامیابی کے لئے بھجوا رہا ہوں۔

(۲) جناب چرن سنگھ پرائم منسٹر گورنمنٹ آف انڈیا ۔ نیو دہلی :-

جماعت کے مرسلہ دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ اور اس جلسہ کی کامیابی کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں ۔

(۳) سردار پرکاش سنگھ بادل چیف منسٹر پنجاب :-

جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ ایک تاریخی تقریب ہوتی ہے جہاں مذہب اور مذہبی امور اور روح کی تسکین کے ذرائع پر گفتگو ہوتی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ کانفرنس کی کارروائی سے حاصل شدہ روشنی کروڑوں روحوں کے لئے آرام و تسکین کا سامان مہیا کرے گی ۔ میں کانفرنس میں شرکت کرنے والے تمام نمائندگان کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپ کا یہ جلسہ کامیاب اور نتیجہ خیز ہوگا ۔

(۴) سردار آتما سنگھ وزیر ترقیات و پبلک ریلیشنز گورنمنٹ آف پنجاب :-

مجھے یہ معلوم کرکے ازحد خوشی ہوئی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ قادیان میں ۱۸ تا ۲۰ دسمبر ۷۹ء منعقد ہو رہا ہے ۔ اور یہ بھی مسرت کا باعث ہے کہ دور دراز سے اس مذہبی جلسہ میں شرکت کے لئے اکثر زائرین آئیں گے ۔ میں افرادِ جماعتِ احمدیہ کو اس تقریب پر اپنی دلی تمناؤں کا تحفہ پیش کرتا ہوں ۔ اور خواہش کرتا ہوں کہ یہ تقریب ہر لحاظ سے کامیاب ہو ۔

(۵) ڈاکٹر بلدیو پرکاش ممبر آف پارلیمنٹ (امرتسر) :-

میں جلسہ سالانہ قادیان ۷۹ء میں شرکت کے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ یہ امر حقیقی خوشی کا باعث ہے کہ اسلام اور احمدیت کی پُرحکمت و پُرمغز تعلیمات کو اچھے پیرایہ میں لوگوں تک پہنچایا جاتا ہے ۔ احمدیہ اجلاسات میں دوسرے مذاہب کے مقررین کو بھی تقاریر کے لئے دعوت دی جاتی ہے ۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس جلسہ میں شرکت کی پوری کوشش کروں گا ۔ میری طرف سے جماعت کی قابلِ قدر خدمات بر جوہ اخوتِ عامہ اور انسانیت کی خدمت کے لئے بجا لا رہی ہے مبارکباد قبول کریں ۔ میں اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کرتا ہوں ۔

(۶) ٹی ۔ ایس سندھو ڈائریکٹر ڈیپارٹمنٹ آف ہارٹی کلچر پنجاب :-

جلسہ سالانہ قادیان ۷۹ء میں شرکت کے لئے آپ کے مرسلہ دعوت نامہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ میں اس جلسہ میں شرکت کی پوری کوشش کروں گا ۔ تاکہ مختلف موضوعات پر تقاریر کو سن کر میری معلومات میں اضافہ ہو ۔

(۷) سردار گوربخش سنگھ جبنیھہ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ چنڈی گڑھ :-

جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کیلئے دعوت نامہ ملا ۔ مجھے افسوس ہے کہ میں جسمانی طور پر اس کانفرنس میں شریک نہ ہو سکوں گا ۔ مگر قلبی طور پر اس میں شریک رہوں گا ۔ میں اس تقریب پر اپنی نیک تمنائیں بھجواتے ہوئے اس کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوں ۔

(۸) ڈاکٹر شری رام جی سنگھ سابق ممبر پارلیمنٹ بھاگلپور (بہار) :-

میں جلسہ سالانہ قادیان ۷۹ء کی تقریب پر اپنی دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ "ہندو مسلم اتحاد" کے راستے کی طرف رہنمائی کر سکتی ہے ۔ مجھے اس بات کا اندیشہ رہتا ہے کہ سیاستدان اس بات کو صرف ابھارتے ہیں ۔ مجھے امید ہے کہ احمدی احباب اس بارہ میں پُرامن رویہ رکھیں گے ۔

منظوری ممبران مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۸۰ء کے لئے ذیل کے وکلاء و اراکین تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری عطا فرمائی ہے ۔

(۱) خاکسار مرزا وسیم احمد — وکیل الاعلیٰ ۔ صدر مجلس ۔ وکیل التعلیم والتبشیر ۔
(۲) مکرم محمود احمد صاحب عارف — وکیل المال ۔
(۳) ″ قریشی منظور احمد صاحب سوز ایم ۔ اے ۔ رکن ۔
(۴) ″ مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی (ایڈیشنل ناظر امور عامہ) ۔ رکن ۔
(۵) ″ فضل الٰہی خان صاحب (نائب ناظر امور عامہ) ۔ رکن ۔
(۶) ″ سیٹھ محمد معین الدین صاحب (امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد دکن) ۔ رکن ۔

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

موجودہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی قریب الاختتام ہے

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے موجودہ مالی سال کی تیسری سہ ماہی قریب الاختتام ہے ۔ مگر جماعتوں کی طرف سے وصول ہونے والے چندہ جات کی رفتار کا جائزہ لینے سے یہ بات سامنے آئی ہے ۔ کہ بعض جماعتوں کے لازمی چندہ جات کی وصولی تدریج کے مطابق نہیں ہو رہی ہے ۔ لازمی چندہ جات کی بروقت ادائیگی کی اہمیت کے متعلق سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ :-

"میں ایسے چندے کا قائل نہیں کہ وعدہ لکھوا دیا اور پھر خط و کتابت ہو رہی ہے ۔ یاددہانی کروائی جا رہی ہے ۔ اخباروں میں اعلانات ہو رہے ہیں ۔ اور وعدہ کرنے والا پھر بھی خاموش ہے ۔"

نیز فرمایا :-

"میں اُن دوستوں کو جن کے ذمہ بقایا ہے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں اور مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں ۔ یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے ۔"

حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشادات اور مرکز کی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ جماعت کا ہر فرد دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اپنے وعدہ بیعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی ذاتی ضروریات اور درپیش مشکلات کے مقابلہ میں جماعتی ضروریات کو مقدم رکھے ۔ اور بمطابق ارشاد خداوندی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ۔ اپنے ذمہ لازمی چندہ جات کے وعدہ جات کی بروقت اور سو فیصد ادائیگی کرکے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعامات کا وارث بنے ۔

میں اس نوٹ کے ذریعہ جملہ عہدیداران مال کی خدمت میں یہ بھی گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں خود بھی اچھا نمونہ پیش کریں اور احباب جماعت کو بار بار توجہ دلاتے رہیں تاکہ ہر احمدی بھائی کے ذمہ لازمی چندہ جات کی آئندہ چار ماہ کے اندر اندر سو فیصد وصولی ہو سکے ۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے اور آپ کے اموال و نفوس میں غیر معمولی برکت دے ۔ آمین ۔

ناظر بیت المال آمد ۔ قادیان

ضروری تصحیح

بہ سلسلہ ضروری اطلاع برائے سہ سالہ انتخابات جماعت ہائے احمدیہ بھارت

اخبار بدر مورخہ ۲۹/۱۱/۷۹ و مورخہ ۶/۱۲/۷۹ میں ضروری اطلاع برائے سہ سالہ انتخابات عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بھارت (از یکم مئی ۸۰ء تا ۳۰ اپریل ۸۳ء) کی ضروری ہدایات کے کالم ۱ کے آخری فقرہ میں ایک تصحیح لازم ہے اور وہ یہ کہ "کم از کم ناظرہ قرآن کریم جانتے ہوں" کی بجائے "باترجمہ قرآن کریم جانتے ہوں" پڑھا جائے ۔ اس تصحیح کے بعد آخری جملہ یہ ہوگا :- "اور دیگر جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے کہ وہ باترجمہ قرآن کریم جانتے ہوں ۔"

ناظر اعلیٰ قادیان